ماہنامہ
لاہور
نعت
طرحی نعتیں (سترھواں حصہ)
اپریل 2008
الصلوٰۃ والسلام علیک
یا رسول اللہ

باقاعدہ اشاعت کا 21 واں سال
راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ ابطالِ باطل) کی یاد میں جاری جریدہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم
ماہنامہ
نعت
لاہور
جلد 21
اپریل 2008
شمارہ 4
طرحی نعتیں
(سترھواں حصہ)
ایڈیٹر: راجا رشید محمود
ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر۔ اظہر محمود (0321-9409900)
مینیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)
پبلشر
راجا رشید محمود
صدر
ایوانِ نعت
رجسٹرڈ
قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال
پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز، لاہور
کمپوزنگ/ڈیزائننگ: مدنی گرافکس
فون 7230001
0321-9409200
0321-9409900
بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس، 38 اردو بازار لاہور
فون: 7463684
اظہر منزل چوک گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ 54500

طرحی نعتیں

(سترھواں حصّہ)

مرتّبہ

راجا رشید محمود

(چیئرمین سیّد ہجویرؒ نعت کونسل/صدر "ایوانِ نعت"، رجسٹرڈ)

آیندہ شمارہ

مئی ۲۰۰۸ء: قندیلِ نعت (شاعرِ نعت کا ۴۴واں اُردو مجموعۂ نعت)

"سیّد ہجویرؒ نعت کونسل" کا ۶۵واں

(چھٹے سال کا چھٹا)

ماہانہ طرحی و حمدیہ نعتیہ مشاعرہ

۷ جون ۲۰۰۷ (جمعرات) نمازِ مغرب کے بعد

چوپال، ناصر باغ، لاہور

صاحبِ صدارت:	رفیع الدین ذکیؔ قریشی
قاریٔ قرآن:	قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)
نعت خواں:	سجّاد حسن (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ)
ناظمِ مشاعرہ:	اظہر محمود (ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور) (ڈائرکٹر مدنی گرافکس)

مصرعِ طرح:

"اس میں نہیں کوئی شک، آپ ﷺ آخری نبی ہیں"

شاعر:

پروفیسر قیوم نظرؔ

(وفات: ۲۴ جون ۱۹۸۹)

۲۰۰۷ کا چھٹا حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ

''اس میں نہیں کوئی شک' آپ آخری نبی ﷺ ہیں''

بعض شعرا زورِ بیان کی ساری کشتی کسی اور بحر میں کھینے لگے تھے' اس لیے ان کا کلام شامل نہیں کیا گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غارِ حرا میں تنہا جو محوِ بندگی ہیں
دُنیا میں لانے والے دینِ محمدی (ﷺ) ہیں

جبریلؑ نے دیا جو پیغام تھا خدا کا
کیا کیا خدا سے باتیں پھر آپ (ﷺ) کی ہوئی ہیں

ختم آپ (ﷺ) پر نبوّت کے سارے سلسلے ہیں
اس میں نہیں کوئی شک' آپ آخری نبی (ﷺ) ہیں

لائے تھے آپ پر جو ایمان ابتدا میں
عشقِ رسول (ﷺ) میں وہ لاریب منتہی ہیں

ساتھی جو آپ (ﷺ) کے تھے' ان میں بزرگ و برتر
بوبکرؓ ہیں' عمرؓ ہیں' عثمانؓ ہیں' علیؓ ہیں

ہر علم کا خزانہ ہیں آپ (ﷺ) کی حدیثیں
عقل و خرد میں کامل' اُمّی بھی آپ ہی ہیں

انصاف' امن' نیکی' توحید' حق پرستی
جس سے جہاں میں پھیلیں' آپ (ﷺ) ایسی روشنی ہیں

پروفیسر قیوم نظرؔ

حمدِ ربِ جلیل جل جلالہٗ

مدح و ثنائے آقا (ﷺ) جو بیان ہو رہی ہیں
دراصل یہ خدا کی توصیف و حمد ہی ہیں

قرآن سے ہے ثابت، عالم کی ساری اشیا
ہر وقت کرتی یا رب! تیری ہی بندگی ہیں

نیکوں پہ بھی خدایا! تیرا کرم ہے بے شک
عصیاں شعاروں پر بھی، تیری رحمتیں رہی ہیں

میدانِ حشر میں بھی برسے گی خاص رحمت
ربّ العلیٰ کی ان پر، جو بھی محمدی ہیں

پیارے ہیں نام سارے خلّاقِ ہر جہاں کے
قیّوم و حیّ و محیی، ستّار اور غنی ہیں

ہیں ربِّ دو جہاں کے پاکیزہ نام سارے
نور و جلیل و ہادی، غفّار اور علی ہیں

فضل و کرم، عنایت اور تیری مہربانی
ہم عاصیوں کو مولا! وجہِ سلامتی ہیں

فریاد ہے یہ تجھ سے، اے خالقِ دو عالم!
ہو جائیں دور میری جو عادتیں بُری ہیں

لاکھوں درود ان پر، لاکھوں سلام اُن پر
جو ہیں حبیب (ﷺ) تیرے، اور سب کے جو نبی ہیں

اس زندگی میں عاجزؔ ہرگز نہ چھوڑنا تم
خوشنودیٔ خدا کا باعث جو کام بھی ہیں

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

حمدِ ربِ جلیل جل جلالہٗ

بے مثل یا الٰہی! صفتیں تری سبھی ہیں
کیا خوب نام تیرے، متعالی و علی ہیں

جنّات و حور و غلماں، انسان اور حیواں
ترے ذکر میں الٰہی! رطب اللّساں سبھی ہیں

بلبل ہو یا ہو کوئل، طوطی ہو یا ہو مینا
رس تیرے ذکر ہی کا کانوں میں گھولتی ہیں

قمری ہو یا چکوری، چڑیا ہو یا ابابیل
کرتی ہیں ذکر تیرا، جب بھی یہ بولتی ہیں

یہ مرغ و مور و ماہی، ہُدہُد، عقاب، جگنو
یہ سب کی سب الٰہی! تری خلقتیں جلی ہیں

مہر و مہ و ستارہ کرتے ہیں تیری طاعت
اور کہکشائیں تیرے ایما پہ بن رہی ہیں

جھرنے جو گر رہے ہیں تری یاد میں ہیں شاغل
برکھا برس رہی ہے، ندیاں جو بہ رہی ہیں

دریا ہوں یا سمندر، اشجار ہوں کہ صحرا
بے مثل یا الٰہی! تری صنعتیں سبھی ہیں

یہ ہَوا کی سرسراہٹ، موجوں کی یہ روانی
کہسار کی خموشی ترے گیت گا رہی ہیں

یہ پھول، پتے، کلیاں، یہ تتلیاں، یہ بھنورے
اور اوس کی یہ بوندیں محوِ ثنا تری ہیں
موجود ہیں جہاں میں، جو ثابت اور سیّار
ہر دم خدا کی عاجزؔ کرتے وہ بندگی ہیں

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

....

بندے ہیں جو خدا کے، پابندِ بندگی ہیں
زندانی روز و شب کے، مجبورِ بے کسی ہیں
ہوں ہونٹ بند جس کے اور آنکھ نم ہو جس کی
رب کا ہے وہ ولی، یہ آثارِ عاشقی ہیں
کس کو ثبات حاصل اس خاکداں میں ہو گا
ہے حیّ صرف خالق، ہم سب تو عارضی ہیں
عشق و خرد کے بندے جھکتے ہیں تیرے آگے
طالب ترے خدایا! سرشارِ بے خودی ہیں
تو شب گرفتہ جاں کو بخشے سحر اُجالے
کر دے عطا مجھے جو انوارِ آگہی ہیں
نطق و بیاں سے مجھ کو تو سرفراز کر دے
باتیں وہی کہوں میں جو دل میں بولتی ہیں
تیرا عقیلؔ تجھ سے کرتا یہ التجا ہے
تو کھول دے وہ گرہیں جو دل میں آ لگی ہیں

عقیلؔ اختر (لاہور)

حمدِ ربِ جلیل جل جلالہٗ

قندیلیں انبیاء کی جس نور سے جلی ہیں
کرنیں تمام اس کی مصروفِ روشنی ہیں
خلّاقِ ہر جہاں نے قرآن میں جو کی ہیں
باتیں وہ ساری ہم نے سرکار (ﷺ) سے سُنی ہیں
بندے خدا کے آگے مشغولِ بندگی ہیں
جتنے ہیں اور رشتے، وہ سارے عارضی ہیں
ہے کارفرما ان میں قدرت مِرے خدا کی
فطرت کے سب مظاہر فطری ہیں، قدرتی ہیں
شاغل ثنائے خالق میں اہلِ دیں ہیں سارے
عصیاں شعار بھی ہیں ان میں، جو متّقی ہیں
بندے بھی ہیں خدا کے، میرے حضورِ اکرم (ﷺ)
محبوب بھی ہیں اس کے، اس کے رسول بھی ہیں
محمودؔ سارے پہلو وحدت کے تُو بیاں کر
نکتے جو حمد کے ہیں، وہ سارے گفتنی ہیں

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا میں آنے والے جو آخری نبی (ﷺ) ہیں
آقا حضور (ﷺ) ہی ہیں، آقا حضور ہی ہیں
کوئی خلیلؑ رب کا، کوئی کلیمؑ رب کا
لیکن حبیب رب کے سرکار (ﷺ) آپ ہی ہیں
کون و مکاں میں کیسے ان کی نظیر ہو گی
وہ نور ہیں خدا کا، بے شک وہ آدمی ہیں
اصحابِؓ مصطفیٰ (ﷺ) میں جو سب سے ہیں نمایاں
صدیقؓ ہیں، عمرؓ ہیں، عثمانؓ ہیں، علیؓ ہیں
شہرِ نبی (ﷺ) میں جا کر ہر ہر قدم پہ مجھ کو
حاصل ہوئی ہیں جنتی خوشیاں، وہ دائمی ہیں
باندھا ہے جب تصوّر زلفِ نبی (ﷺ) کا میں نے
ایسا لگا ہے جیسے خوشبوئیں آ رہی ہیں
رہتا ہے جس کے باعث دل شاد اور فرحاں
یادیں نبی (ﷺ) کے در کی مُستوجبِ خوشی ہیں
پھر بھی حضورِ والا (ﷺ)! روضے پہ حاضری کو
گریہ کناں ہے دل بھی، آنکھیں بھی رو رہی ہیں
سرکار (ﷺ)! ہوں وہ پوری سب خواہشیں ذکیؔ کی
اِس کے دلِ حزیں میں اب تک جو اَن کہی ہیں

رفیع الدین ذکیؔ قریشی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے پیار جن کو اُن (ﷺ) سے، وہ سارے جنّتی ہیں
جو دشمنِ نبی (ﷺ) ہیں، وہ سارے دوزخی ہیں
فرمایا اُن کو رب نے جب خاتم النبیین
ثابت ہوا ہے اس سے، وہ آخری نبی ہیں
ساری خدائی میں جو رب کو ہیں سب سے پیارے
میرے حضور (ﷺ) ہی ہیں، میرے حضور ہی ہیں
پا کر اشارہ جن کا پتھر ہوئے ہیں گویا
آقا حضور (ﷺ) ہی وہ اللہ کے نبی ہیں
جب "لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ" فرمانِ مصطفیٰ (ﷺ) ہے
پھر شک ہی اِس میں کیا ہے، وہ آخری نبی ہیں
ہو موسمِ خزاں کا کیسے گزر کہ دل میں
خلدِ مدینہ کی جو یادیں بسی ہوئی ہیں
یا رب! ہو کوئی صورت، وہ حسرتیں نکل جائیں
دیدارِ روضہ کی جو اِس دل میں بس رہی ہیں
شرفِ قبولیت ہو یا رب! عطا انھیں بھی
اب تک جو میں نے نعتیں سرکار (ﷺ) کی لکھی ہیں
تو اُمّتی ہے اُن کا ہرگز ذکیؔ! نہ غم کر
ہیں سارے جنّتی وہ، جو اُن کے اُمّتی ہیں

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گلزارِ رنگ و بو میں کلیاں چٹک رہی ہیں
بالیدگی کا باعث رحمت لقب نبی (ﷺ) ہیں

مانا انھیں تو مومن، مانا نہیں تو کافر
قرآن کہہ رہا ہے، وہ آخری نبی (ﷺ) ہیں

وہ رزم و بزم میں بھی رکھتے ہیں شان اپنی
توقیرِ دشمنی ہیں، تحسینِ دوستی ہیں

وہ نور بانٹتے ہیں، وہ نور ہیں سراپا
از بہر تشنہ چشماں دریائے روشنی ہیں

شادابیوں کے دریا اُن کی نظر سے پیدا
محرومِ زندگی کو سوغاتِ زندگی ہیں

"اَکْمَلْتُ" سے ہے پیدا "اَتْمَمْتُ" سے ہے ظاہر
ختم الرسل وہی ہیں، ختم الرسل وہی ہیں

اُن سا سنا نہیں ہے، دیکھا نہیں ہے اُن سا
سنتے ہیں کان میرے، آنکھیں بھی دیکھتی ہیں

ہم اُن سے دور تھے تو بے تاب ہو رہے تھے
اب اُن کے آستاں پر جذبات دیدنی ہیں

یہ کیفیت ہے کیسی، آتی نہیں سمجھ میں
لب کپکپا رہے ہیں، پلکیں لرز رہی ہیں

میرا خیال کیا ہے، یہ اُن کا معجزہ ہے
مجھ سے قریب بھی ہیں، مجھ سے بعید بھی ہیں

اُن کی ادا ادا میں رزمی ہے رہنمائی
ہر دو جہاں کے رہبر معراجِ آدمی ہیں

علامہ محمد بشیر رزمی (لاہور)

وہ ہیں نبی خدا کے، حق کے رسول بھی ہیں
اعزاز ہے یہ اپنا، ہم اُن کے اُمتی ہیں

خلقت میں ہیں وہ اول، بعثت میں ہیں وہ آخر
خود ہی وہ سب سے پہلے، خود ہی وہ آخری ہیں

وہ ہیں قسیمِ کوثر، وہ ہیں شفیعِ محشر
سب نعمتیں انھی کے ہاتھوں سے بٹ رہی ہیں

بوبکرؓ ہوں، عمرؓ ہوں، عثمانؓ ہوں کہ حیدرؓ
لہریں یہ چار اک ہی دریائے فیض کی ہیں

با افتخارِ اُمت ہمسر ہے کون اپنا
با اعتبارِ نسبت ہم تو محمدی ہیں

توصیفِ مصطفیٰ (ﷺ) میں بیتی ہے عمر جن کی
وہ لوگ آشنائے رمزِ سخنوری ہیں

شہرِ رسول (ﷺ) کی میں کیا عظمتیں بتاؤں
فردوس کی ہوائیں طیبہ کو چومتی ہیں

خیر الوریٰ (ﷺ) کے خادمِ غوث الوریٰؒ کے نوکر
ہم لوگ مصطفائی، ہم لوگ قادری ہیں

اِک نقش نعت کا ہے، حاصل جسے بقا ہے
ورنہ سخنوری کے سب رنگ عارضی ہیں

جن میں بسا ہوا ہے ہر آن سبز گنبد
شام و سحر وہ آنکھیں جنت کو دیکھتی ہیں

مہرِ حرا! کرم کی کوئی کرن اِدھر بھی
کب سے اسیرِ ظلمت محتاجِ روشنی ہیں

عظمت شہِ اُمم (ﷺ) کی آئے سمجھ میں کیسے
خدّامِ شاہِ عالم (ﷺ) صد رشکِ خسروی ہیں

اِس نعت کے صلے میں اے خالقِ تجلی
آنکھیں مری، نبی (ﷺ) کا دیدار مانگتی ہیں

داتاؒ ہوں یا کہ خواجہؒ، میراںؒ ہوں یا کہ صابرؒ
ماہِ عرب ﷺ کی ضو سے تابندہ یہ سبھی ہیں

نازش ہمارا سب کچھ سرکار (ﷺ) کی عطا ہے
ہے جسم ساری دُنیا، سرکار ﷺ زندگی ہیں

قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ آپ بے شک ایماں کی روشنی ہیں
ذات و صفاتِ رب کی بُرہان آپ ہی ہیں

محبوبِ ربِّ کعبہ کے جو بھی اُمّتی ہیں
وہ ہیں نصیب والے، قسمت کے وہ دھنی ہیں

اس گلشنِ نبی (ﷺ) پر ہم سب فدا ہیں جس میں
حسنؓ و حسینؓ و زہراؓ دو پھول، اک کلی ہیں

ایمان ہے یہ میرا، محبوبِ ربِّ اکبر (ﷺ)
ہیں جانتے ارادے، جو بھی مرے دلی ہیں

دل کی مراد پائیں، ہرگز نہ خالی جائیں
دربار مصطفیٰ (ﷺ) پر جو لوگ ملتجی ہیں

اصحابؓ میں فضیلت کی اس طرح ہے ترتیب
صدیقؓ ہیں، عمرؓ ہیں، عثمانؓ ہیں، علیؓ ہیں

غوث الوریٰؒ کے صدقے محشر میں مصطفیٰ (ﷺ) کی
برسے گی خاص رحمت ان پر جو قادری ہیں

اے سرورِ دو عالم (ﷺ)، ارض و سما کی ہر شے
یہ بات جانتی ہے، آپ اس کے بھی نبی ہیں

رکھتے نہیں جو دل سے وابستگی نبی (ﷺ) سے
ان کو بتا دو عاجزؔ، بے شک وہ دوزخی ہیں

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار (ﷺ)! آپ مومن کے دل کی روشنی ہیں

توحیدِ رب تعالیٰ کی آپ آگہی ہیں

لاریب خلقِ اول سرکار (ﷺ)! آپ ہی ہیں

''اس میں نہیں کوئی شک' آپ آخری نبی (ﷺ) ہیں''

سب اولیائے کامل ہیں آپ کے ثنا خواں

اور آپ ہی کے آقا (ﷺ)! مدحت سرا نبیؑ ہیں

جن کے طفیل سب کچھ پیدا کیا خدا نے

بے شک وہ آپ ہی ہیں، بے شک وہ آپ ہی ہیں

مہ کا کلیجہ چیرا، سورج کو اُلٹا پھیرا

یہ قدرتیں بھی ان کو رب سے عطا ہوئی ہیں

صحرا کو کر دیا ہے آقا (ﷺ) نے رشکِ گلشن

چشمانِ لطف ان کی جس سمت اُٹھ گئی ہیں

اللہ روز محشر فرمائے گا نبی (ﷺ) سے

جو ہیں غلام تیرے دوزخ سے وہ بری ہیں

اللہ کی عطا سے، ان کی نظر ہے دل پر

وہ جانتے ہیں عاجزؔ باتیں جو ان کہی ہیں

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرمایا یہ نبی (ﷺ) نے، جو میرے اُمّتی ہیں

پیارے ہیں وہ خدا کے، وہ سارے جنّتی ہیں

ہے آپ (ﷺ) ہی کے دم سے چاروں طرف اُجالا

جس کا بدل نہ کوئی، آپ (ﷺ) ایسی روشنی ہیں

مہکار ہے جہاں میں بس آپ (ﷺ) ہی کے دم سے

دُنیا کے گلستاں میں خوشبو ہیں، تازگی ہیں

سُنّت پر آپ (ﷺ) کی جو انساں عمل کرے گا

اُس کے لیے تو آپ (ﷺ) اک بخشش کی آگہی ہیں

قرآن کھولیں، سُورہ اَحزاب پڑھ کے دیکھیں

جس میں لکھا ہوا ہے، آپ (ﷺ) آخری نبی ہیں

قرآن کی یہ سورہ اَحزاب میں لکھا ہے

''اس میں نہیں کوئی شک' آپ آخری نبی (ﷺ) ہیں''

خالی کبھی نہ لوٹا، در پر جو اُن کے پہنچا

ایسا نہیں ہے کوئی جیسے کہ وہ سخی ہیں

بخشش کا ہے وسیلہ ذاتِ لطیفؔ اُن (ﷺ) کی

صد شکر ہے کہ اُن کی اُمت میں ہم سبھی ہیں

محمد لطیفؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عرش و فلک کے سائر، بس اک مرے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہیں
دو ذاتیں پھر "دُنا" میں باہم دگر ملی ہیں
دولت گدازِ الفت کی پائی جس کسی نے
اس کی نگاہیں سُوئے کوئے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) لگی ہیں
سب سے بڑے ہیں محسن انسانیت کے آقاؐ
اقوامِ غیر بھی یہ تسلیم کر چکی ہیں
"خیر الامم" نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی اُمت ہی کا لقب ہے
ہیں مثل انبیاءؑ کے، ایسے بھی اُمتی ہیں
زیرِ قدوم دونوں عالم کی نعمتیں ہیں
دیتا مرا خدا ہے، قاسم مرے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہیں
دیتے رہے بشارت سب انبیائے سابقؑ
"اس میں نہیں کوئی شک، آپ آخری نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہیں"
جب بھی عقیلؔ لب پر ذکرِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آیا
دل اور مری نگاہیں تسکین پا گئی ہیں

عقیلؔ اختر (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ضوبار ہر جہاں میں سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہر گھڑی ہیں
نورِ خدائے برحق کی آپ روشنی ہیں
کرسی و لامکاں کے سائر جو واقعی ہیں
دُنیا کے واسطے وہ وجہِ سلامتی ہیں
عُسرت زدہ کہاں ہیں، سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تو غنی ہیں
اور ساتھ ہی غنا کے، سب سے بڑے سخی ہیں
کہتا ہے کون ان کو، وہ صرف ایلچی ہیں
محبوب کبریا کے سرکار سیّدی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہیں
زنجیرِ انبیاءؑ کی جو آخری کڑی ہیں
توحیدِ کبریا کے سچے وہ جوہری ہیں
جتنے ہیں نام لیوا آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے، جنتی ہیں
دوزخ کے ڈر سے ان کے بُردے سبھی بری ہیں
آقا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) صدرِ ہر علم و آگہی ہیں
حیراں اِس حیثیت پر دُنیا کے فلسفی ہیں
دل سے جو ہیں مقلد سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے، ولی ہیں
حق دارِ ہشت جنت حق ہے یہی، وہی ہیں
ایمانؔ رکھنے والے جتنے بھی آدمی ہیں
وہ نعت کہنے سننے کے واقعی دھنی ہیں
مدحِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی راہیں جو سامنے کھلی ہیں
کرنی ہیں ہم کو باتیں، جو آج گفتنی ہیں

اقصیٰ میں مقتدا ہیں رب کے حبیبِ اکرم (ﷺ)
جو سابقہ نبی تھے، وہ سارے مقتدی ہیں
میزابِ زر کا منہ ہے شہرِ نبی (ﷺ) کی جانب
میزابِ زر کی جانب نظریں ہری لگی ہیں
محمودؔ جیسے عاصی کی حیثیت ہی کیا ہے
عیسیٰ بھی درحقیقت آقا (ﷺ) کے اُمتی ہیں

راجا رشید محمودؔ

....

ربِّ جہاں کے ویسے تو اور بھی نبی ہیں
جس کا محب خدا ہے، وہ سیّدی (ﷺ) نبی ہیں
وہ تا ابد، ازل سے، ہر ہر گھڑی نبی ہیں
یہ کیا، کبھی نہیں تھے اور پھر کبھی نبی ہیں
بدر و حُنین شاہد ہیں، عسکری نبی (ﷺ) ہیں
جنگِ اُحُد بتاتی ہے، وہ جری نبی (ﷺ) ہیں
تا حشر ہر جہاں کی خاطر نبی (ﷺ) ہیں رحمت
وہ عالمی نبی ہیں اور ظاہری نبی (ﷺ) ہیں
کب ہے سخا و ثروت میں کوئی آپ جیسا
آقا (ﷺ) غنی نبی ہیں، آقا (ﷺ) سخی نبی ہیں
کنجوس غیب ظاہر کرنے میں کب ہیں سرور (ﷺ)
وہ ظاہری پیمبر اور باطنی نبی (ﷺ) ہیں
بندے کے اور خدا کے ہیں درمیان برزخ
مخلوق اور خالق میں اک کڑی نبی (ﷺ) ہیں

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں آپ (ﷺ) نورِ اوّل، ہم معترف سبھی ہیں
"اس میں نہیں کوئی شک، آپ آخری نبی (ﷺ) ہیں"
قرآں میں کبریا نے سب پر کیا ہے واضح
"اس میں نہیں کوئی شک، آپ آخری نبی (ﷺ) ہیں"
سارے ہی انبیاءؑ نے، خطبہ یہی پڑھا ہے
"اس میں نہیں کوئی شک، آپ آخری نبی (ﷺ) ہیں"
یہ بات طے شدہ ہے، مانے کوئی نہ مانے
"اس میں نہیں کوئی شک، آپ آخری نبی (ﷺ) ہیں"
کہتا نہیں ہوں میں ہی، کہتے ہیں سب زمانے
"اس میں نہیں کوئی شک، آپ آخری نبی (ﷺ) ہیں"
ہر اک نبی نے ظاہر اُمت پہ یہ کیا ہے
"اس میں نہیں کوئی شک، آپ آخری نبی (ﷺ) ہیں"
سچا ہے یہ عقیدہ، قرآں ہے اس پر شاہد
"اس میں نہیں کوئی شک، آپ آخری نبی (ﷺ) ہیں"
جو شک کرے منافق، کافر ہے جو نہ مانے
"اس میں نہیں کوئی شک، آپ آخری نبی (ﷺ) ہیں"
کہتا ہے دل سے جو یہ، مومن وہی ہے عاجزؔ
"اس میں نہیں کوئی شک، آپ آخری نبی (ﷺ) ہیں"

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

"سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل" کا ۶۶ واں

(چھٹے سال کا ساتواں) ماہانہ حمدیہ ونعتیہ مشاعرہ

۵۔ جولائی ۲۰۰۷ (جمعرات) نمازِ مغرب کے بعد

چوپال، لاہور

....

صاحبِ صدارت: رفیع الدین ذکیؔ قریشی

مہمانِ خصوصی: ملک گلزار احمد

مہمانِ اعزاز: ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی (ایڈووکیٹ سپریم کورٹ)

مہمان شاعر: پروفیسر افضال احمد انورؔ (جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد)

قاریٔ قرآن: محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمودؔ

....

مصرعِ طرح:

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے ان کا نام"

شاعر:

احمد ندیم قاسمی

(وفات: ۱۰ جولائی ۲۰۰۶)

۲۰۰۷ کا ساتواں حمدیہ ونعتیہ مشاعرہ

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے ان کا نام"

احمد ندیم قاسمی صفحہ ۲۴

حمدِ خالق و مالک

شہزاد مجددی (لاہور)۔۲۵ تنویر پھولؔ (نیویارک)۔۲۶

رفیع الدین ذکیؔ قریشی (لاہور)۔۲۷، ۲۸ محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)۔۲۸، ۲۹

ضیا نیرؔ (لاہور)۔۲۹، ۳۰ راجا رشید محمودؔ۔۳۰، ۳۱

"سہارا، دھارا، پیارا" قوافی۔ "ہے ان کا نام" ردیف

پروفیسر افضال انورؔ (فیصل آباد)۔۳۲، ۳۳ کامران ناشطؔ (لاہور)۔۳۳

محمد بشیر رزمیؔ، لاہور۔۳۴، ۳۵ محمد طفیل اعظمیؔ (لاہور)۔۳۵

رفیع الدین ذکیؔ قریشی۔۳۶، ۳۷ شہزاد مجددی۔۳۸، ۳۹

محمد محب اللہ نوریؔ (بصیر پور)۔۳۹، ۴۰ بشیر رحمانی (لاہور)۔۴۰، ۴۱

تنویر پھولؔ۔۴۲ عزیز کاملؔ (لاہور)۔۴۳

حافظ محمد صادق (لاہور)۔۴۴، ۴۵ راجا رشید محمودؔ۔۴۶، ۴۷

"سہارا، اچھا، بالا، روی"۔ "ہے ان کا نام" ردیف

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری۔۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲ ضیا نیرؔ۔۵۲، ۵۳

گرہ بند نعت

تنویر پھولؔ۔۵۴

غیر مردف نعتیں

تنویر پھولؔ۔۵۵ راجا رشید محمودؔ۔۵۶

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مجھ کو تو اپنی جاں سے بھی پیارا ہے ان کا نام
شب ہے اگر حیات، ستارہ ہے ان کا نام
تنہائی کس طرح مجھے محصور کر سکے
جب میرے دل میں انجمن آرا ہے ان کا نام
ہر شخص کے دُکھوں کا مُداوا ہے ان کی ذات
سب پا شکستگاں کا سہارا ہے ان کا نام
بے یاروں، بے کسوں کا اثاثہ ہے ان کی یاد
بے چارگانِ دہر کا چارہ ہے ان کا نام
لب وا رہیں تو اسمِ محمد (ﷺ) ادا نہ ہو
اظہارِ مدّعا کا اشارہ ہے ان کا نام
لفظِ محمد (ﷺ) اصل میں ہے نُطق کا جمال
لحنِ خدا نے خود ہی سنوارا ہے ان کا نام
قرآنِ پاک ان پہ اتارا گیا ندیمؔ
اور میں نے اپنے دل میں اُتارا ہے ان کا نام

احمد ندیم قاسمی

حمدِ خالق و مالک جل جلالہٗ

گر آنکھ سو بھی جائے، تو کرتا ہے اپنا کام
دل کو ہے اسمِ ذات سے کچھ ایسا التزام
تسبیح خواں ہیں رب کے سمک تا سما سبھی
ہر دل میں اس کی یاد ہے، ہر لب پہ اس کا نام
قمری کے زمزمے میں ہے تمجیدِ کردگار
کویل کے لب پہ اس کا ترانہ ہے صبح و شام
مسجودِ خشک و تر ہے وہی ذاتِ لاشریک
ہے بحر و بر میں اس کی عبادت کا اہتمام
دیتا ہوں اس کو آیۂ "لَا تَقْنَطُوْا" سے مات
جب بھی مجھے ستائے ہے میرا خیالِ خام
خلّاقِ دو جہاں کی عنایت سے، فضل سے
"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے ان کا نام"
درپیش آدمی کو ہے لغزش قدم قدم
آتا ہے تھامنے کو کرم رب کا گام گام
مبدأ ہر ابتدا کا وہی ذاتِ لایزال
ہر انتہا کا اس کی مشیّت پہ اختتام
شہزادؔ جس کا حامی و ناصر ہو خود خدا
رہتا نہیں وہ شخص زمانے میں بے مرام

شہزاد مجددی (لاہور)

حمدِ خالق و مالک جل جلالہ

اپنے نبی (ﷺ) کا تو نے سکھایا ہے احترام
"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے ان کا نام"

"لولاک" تو نے کہہ کے عیاں سب پہ کر دیا
جاری ہے اُن کے صدقے میں دُنیا کا یہ نظام

رحمت ہے عالمین کی، سرکار (ﷺ) کا وجود
تو ربِّ عالمین ہے، تیرا کرم ہے عام

باقی ہے تیری ذات، سبھی کے لیے فنا
تیری نہ ابتدا ہے، نہ تیرا ہے اختتام

زینہ بنا کے تیرے مقابل تھا جا رہا
فرعون مٹ گیا یہی لے کر خیالِ خام

نصرت عطا ہو غیب سے، تجھ سے ہے التجا
مضطر ہیں، بے قرار ہیں سرکار (ﷺ) کے غلام

دوزخ میں جلد ڈال دے رُشدی لعین کو
جو شاتمِ رسول (ﷺ) ہے، اُس پر جناں حرام

قرآں پڑھا جو غور سے، دل نے مرے کہا
بے مثل و بے نظیر ہے اللہ کا کلام

یہ آرزو ہے پھولؔ کی، کلمہ لبوں پہ ہو
تیرے کرم کے سایے میں ہو زندگی تمام

تنویرؔ پھول (نیویارک)

حمدِ خالق و مالک جل جلالہ

رہتا ہے جس کے لب پہ بھی ہر دم خدا کا نام
بنتا ہے پل میں اُس کا ہی بگڑا ہر ایک کام

ہر شے ہے تیرے حکم کی پابند اے خدا!
اور تیرے ہاتھ ہی میں ہے ہر نظم و انصرام

احکامِ رب پہ جو کوئی رہتا ہے کاربند
ہوتی ہے اُس کے ہاتھ ہی میں وقت کی زمام

یا رب! مجھے وہ ضبط و تحمّل ہوں مرحمت
ہرگز نہ لوں میں دشمنِ جاں سے بھی انتقام

دل فرقتِ حجاز کے باعث ہے مضطرب
یا رب! حجاز جانے کا پھر کر دے انتظام

لکھتا کبھی میں حمد ہوں، کہتا کبھی ہوں نعت
کٹتے ہیں آج کل مرے اِس طرح صبح و شام

ترقیم حمد ہو گئی یا نعتِ مصطفیٰ (ﷺ)
لکھنے جو کچھ میں بیٹھا ہوں لے کر خدا کا نام

پہچان میری دہر میں گر ہے تو ہے یہی
یا رب! ترے نبی (ﷺ) کے غلاموں کا ہوں غلام

جا کر درِ حضور (ﷺ) پہ لوں آخری میں سانس
یوں میری مغفرت کا الٰہی ہو اہتمام

یا رب بقیعِ پاک میں مَر کر یہ دفن ہو
اپنے ثنا نگار کو یوں کر دے شاد کام
دُھلتے ہیں اُس کے سارے ہی داغِ گنہ ذکیؔ!
کرتا ہے جو بھی کعبہ کو جانے کا اہتمام

رفیع الدین ذکیؔ قریشی (لاہور)

....

یا رب! سبھی کا دہر میں ہے عارضی قیام
تیرے سوا کسی کو بھی حاصل نہیں دوام
محبوب (ﷺ) ہے جو تیرا' رسولوںؑ کا جو امام
اِسرا کی شب اسی سے ہوا تھا تو ہمکلام
جس کی مثال دہر میں ملتی نہیں کہیں
بے مثل و بے بدل ہے وہ یا رب! ترا کلام
مصروف تیری یاد میں ہر شے ہے یا خدا!
ہوتا ہے ذکر ہر جگہ تیرا ہی صبح و شام
مرضی نہ گر ہو تیری تو پتّا نہ ہل سکے
چلتا ترے اشارے پہ ہے دہر کا نظام
مومن ہوں' بت پرست ہوں یا' ہوں منافقین
یا رب! ہر ایک پر ترے لطف و کرم ہیں عام
لازِم ہے ہم پہ' تیری اطاعت کریں سدا
کیونکہ ہے ہم پہ حکم عدولی تری حرام

دیکھا ہے لامکاں پہ تجھے جس نے بے حجاب
یا رب! پلا دے ان کی زیارت کا ایک جام
گستاخ ہے جو تیرے پیمبر (ﷺ) کا یا خدا!
دونوں جہاں میں ہو گا وہ رسوا و نامرام
آباد تیری یاد سے رہتا ہے اس کا دل
یا رب! جو دل میں اپنے بساتا ہے تیرا نام
یا رب! بقیعِ پاک میں مدفن اگر ملے
گزریں گے سبز روضہ کے سایے میں صبح و شام
سردارِ انبیاء و رُسل ہیں نبیؐ پاک (ﷺ)
بخشا ہے تو نے ہی انھیں یہ رُتبہ و مقام
عاجزؔ پہ رحمتیں تری ان کے طفیل ہوں
رحمان اور رحیم ہیں مولا جو تیرے نام

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

....

اِمروز و دوش' ماضی و فردا ہے اُس کا نام
تسبیحِ صبح و شامِ زمانہ ہے اُس کا نام
ہیں زمزمہ خواں اُس کی ہی مدحت میں سب طیور
دشت و جبل میں گونجتا رہتا ہے اُس کا نام
سینے کی دھڑکنوں میں بھی ہے موج زن وہی
اک آرزو ہے' ایک تمنا ہے اُس کا نام

بھرتا ہے مفلسوں کا وہی دامنِ مراد
تشنہ لبوں کے واسطے دریا ہے اُس کا نام
سب سے بڑا حکیم زمانے میں اُس کی ذات
ہر دردِ لادوا کا مداوا ہے اُس کا نام
رحمت خدا کی لینے کو آئی حصار میں
مشکل میں جب کسی نے پکارا ہے اُس کا نام
جب تیرگی میں یاس کی، بھٹکی ہو زندگی
دل کے اُفق پہ آس ستارہ ہے اُس کا نام
طوفانِ حادثاتِ زمانہ میں جب بھی لیں
تسکین و عافیت کا کنارا ہے اُس کا نام
لیتا ہے تھام مجھ کو اُسی کے کرم کا ہاتھ
نیّرؔ ہر ابتلا میں سہارا ہے اُس کا نام

ضیا نیّرؔ (لاہور)

....

کر بندۂ خدا تو عبادت کا اہتمام
اور طاعتِ خدائے جہاں کے عَلَم کو تھام
موسیٰ کی آرزو تو رہی آرزوئے خام
سرکار (ﷺ) کو بلایا خدا نے بہ احتشام
حکمِ نبی (ﷺ) سے ہے مرے معبود کے لیے
میرا رکوع و سجدہ، مرا قعدہ و قیام

ذکرِ خدا جو کرتا چلا ہے سُوئے حجاز
تقدیر اس کے ساتھ چلے کیوں نہ گام گام
جتنے حقوق رب کے ہیں، جتنے عباد کے
سچ ہے کہ ہیں وہ سب پئے افادۂ عوام
کی جس نے حکمِ رب سے نبی (ﷺ) کی مُتابعت
پائے گا بندہ صرف وہی اک بڑا مقام
چاہے اگر تُو دُنیا و عقبیٰ میں بہتری
تعمیلِ حکمِ خالقِ کونین کر مُدام
ہم ہیں نفور اس پہ عمل سے بُری طرح
توتے کی طرح رٹتے ہیں اللہ کا کلام
تم ان سے بچ بچا کے سُوئے کعبہ رُخ کرو
روشن خیالیوں نے بچھائے ہیں لاکھ دام
ممنوع رب نے کیا نہیں کی اس سے دوستی
خنجر بغل میں جس کے ہو اور منہ میں رام رام
محمودؔ کے یہاں یہی معنیٔ سخن کا ہے
نعتِ نبی (ﷺ) و حمدِ خدا کا ہو التزام

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دلدار و دل رُبا و دل آرا ہے اُن (ﷺ) کا نام
واللہ! حسن سارے کا سارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
روح الامین و آدم و نوح و خضر سے پوچھ
سرِّ ازل کے نور کا دھارا ہے ان کا نام
اللہ کو پسند ہے ان کی ہر اک ادا
محبوب ہیں حضور (ﷺ)، دُلارا ہے ان کا نام
لفظوں کی شکل و صَوت سے آگے نکل کے دیکھ
گل، شہد، مہر، ماہ، ستارہ ہے ان کا نام
سدرہ، بہشت، کعبہ ہیں اس کے حسین عکس
اِس شان سے خدا نے سنوارا ہے اُن کا نام
پاکیزگی، مٹھاس، خوشی، لطف، نور، طیب
یکجا ہمہ نِعَم کا نظارہ ہے اُن کا نام
تیرہ شبی ہے آج ہر اک شے نگل گئی
روشن رہا جو نور منارا، ہے ان کا نام
لرزیدہ عرش یا مرے بے تاب دل سے پوچھ
رب نے سکوں بنا کے اُتارا ہے ان کا نام
ہم بے کسوں کی بھی ہو مدینے میں حاضری
ہم بے کسوں نے بھی تو پکارا ہے اُن کا نام
چوما مرے لبوں کو ہے شانِ کرم نے پھر
آیا مرے لبوں پہ دوبارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام
جس کا بنا یہ جزو ہے وہ بھی نکھر گیا

یوں صانع ازل نے نکھارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
ایمان کی اَساس، تو مومن کی آبرو
بے زر کا مال، درد کا چارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام
ہم یوں تو بے وقار ہیں، دھرتی پہ بوجھ ہیں
گر ہے کوئی جواز ہمارا، ہے اُن (ﷺ) کا نام
لکھو، پڑھو، سنو تو درود و سلام بھی
اِس حکم کا بھی صاف اشارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام
رب کو بھی دو جہان سے پیارا وہ کیوں نہ ہو
جس کو بھی دو جہان سے پیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
انورؔ ہو، بخت خفتہ ہو یا حاصلِ مآل
"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام"
پروفیسر افضال احمد انورؔ (فیصل آباد)

لوگو فلک سے رب نے اُتارا ہے ان کا نام
"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام"
ماں باپ ہوں کہ دولتِ دُنیا، خدا گواہ
بڑھ کر ہر ایک چیز سے پیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
میں ہر جگہ پہ اِس کا طفیلی بنا رہا
اِس کو شکست ہو گی، نہ ہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
دُنیا کسی الم کا مداوا نہیں بنی
اپنے لیے تو ایک ہی چارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام
ناشطؔ یہ دھڑکنیں بھی گواہی کے واسطے
بولی ہیں، جب کسی نے پکارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
کامران ناشطؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمت کے آسماں کا نظارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام
قرآن میں خدا نے اُتارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

ہر سانس اُن (ﷺ) کے نام سے عنبر فشاں ہوئی
گویا جہاں میں عنبرِ سارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

بیچارگی میں اُن (ﷺ) کو پکارا تو یہ کُھلا
بیچارگی میں آج بھی چارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام

ہم رحمتوں کے پھول چنیں ان (ﷺ) کے نام سے
بس اس لیے خدا نے اتارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

رحمت خدا پہ فرض، محمد (ﷺ) کی شان ہے
محشر میں رحمتوں کا اشارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام

ہر بار اُن (ﷺ) کے نام سے لذت نئی ملی
نطق و زباں کو ذائقہ آرا ہے اُن (ﷺ) کا نام

دُنیائے رنگ و بو میں انھی سے ہیں رنگ و بو
رحمت کے رنگ و بو نے سنوارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

رحمت انھی کے نام سے معراج پا سکی
رحمت کی انتہا کا کنارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام

اُن (ﷺ) کے نقوشِ پا سے قیادت ہے معتبر
منزل کی سمت ایک اشارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام

احمد ندیم قاسمی اعلان کر گئے
"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام"

نسبت ہے بالضرور مسمّیٰ کو اسم سے
رزمی اسی لیے ہمیں پیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

محمد بشیر رزمی (لاہور)

....

دن رات بار بار پکارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
اپنا تو اس جہاں میں سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

جاتے ہیں اُن کے در پہ گنہ گار اِس لیے
"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام"

تعریف جن کی دہر میں جاری ہے رات دن
اللہ نے فلک سے اُتارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

دراصل تیرگی میں دکھاتا ہے راستہ
دُنیا میں روشنی کا منارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

بگڑی مری بنے گی محمد (ﷺ) کے نام پر
ہر چیز سے خُدا کو تو پیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

ہر حُسن اُن کے حُسن سے پیدا کیا گیا
منظر ہے اُن کا نام، نظارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام

گستاخ کی ضرور خبر لیں گے اعظمیؔ
ہم کو تو اپنی جان سے پیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

محمد طفیل اعظمیؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر شے سے بڑھ کے جس کو بھی پیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
رب نے اُسی کے دل پہ اُتارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

ہر ایک حرفِ پاکِ محمد (ﷺ) پہ غور کر
آبِ ثنا سے رب نے نکھارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

آدمؑ کی توبہ جس کے سبب ہو گئی قبول
آدمؑ کی یوں بھی آنکھ کا تارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

اِحساس ہو شکستہ دلی کا تو غم نہ کر
ہر اک شکستہ دل کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

جب ٹوٹ جائے دل تو فقط اُن کا نام لے
ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

دے دیں جواب پاؤں تو اس کا وظیفہ پڑھ
"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام"

گلشن اُسی کے دل کا رہے گا سدا بہار
جس کو بھی اپنی جان سے پیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

بحرِ گنہ میں ڈوبنے والے نہ کر ملال
ہر ڈوبتے ہوئے کو کنارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

محشر میں بھی یہ اُن کے ذکیؔ! کام آئے گا
یوں عاصیوں کی آنکھ کا تارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

رفیع الدین ذکیؔ قریشی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا میں غمزدوں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
بے چارگانِ حشر کا چارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام

جن پر درود بھیجتا ہے ربِّ بے نیاز
یوں مومنوں کو جاں سے بھی پیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

اُن کے ہی دم قدم سے ہیں دُنیا کی رونقیں
سچ پوچھیے تو انجمن آرا ہے اُن (ﷺ) کا نام

اللہ نے حضور (ﷺ) کی تکریم کے لیے
عُشّاق کے دلوں پہ اُتارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

ہر اُمتی حضور (ﷺ) پہ کرتا ہے جاں نثار
ہر اک نبیؑ کی آنکھ کا تارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

ہم کو ہے مال و جان و اَب و جَد سے یوں عزیز
دُنیا کے سارے ناموں سے نیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

شمس الضحیٰ کا ذکر ہے ظلمت میں روشنی
تاریکیوں میں نور منارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

ویراں ہے کشتِ روح تو اُن کا ہی نام لے
لطف و عطا و جود کا دھارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

جب ہو شکست و ریخت کا اِحساس، غم نہ کر
"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام"

کرتے ہیں اُن کے نام کا ہم یوں بھی اِحترام
باغِ جناں کی سمت اشارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام
شکر اِس عطائے خاص کا ہو کس طرح ذکیؔ!
رب نے جو میرے دل پہ اُتارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

....

ایماں ہے بادباں تو ستارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام
دُنیا کے اس بھنور میں کنارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
لوح و قلم کو اسمِ گرامی سے ہے شرف
تقدیر کی جبیں کا ستارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام
اس نام ہی سے ارض و سما میں ہے روشنی
لاریب روشنی کا منارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
یہ راز منکشف ہوا ”حا میم دال“ سے
تحمیدِ لم یزل کا اشارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام
ہے اصلِ حمد و حامد و محمود ایک ہی
کس کس طرح سے حق نے اُبھارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
مومن کا دل حریمِ مدینہ سے کم نہیں
مومن کے دل میں انجمن آرا ہے اُن (ﷺ) کا نام
از فرش تا بہ عرش ہے صلِ علیٰ کی گونج
وردِ زباں ہمارا تمھارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

وہ شخص سب کے دل میں اُترتا چلا گیا
جس نے بھی اپنے دل میں اُتارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
معمور کر دیا اسے انوارِ حمد سے
خالق نے کیا ہی خوب سنوارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
ایوانِ ”لَا اِلٰہ“ کا اک معتمد ستون
شرعِ مبیں کی آنکھ کا تارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
ہر معصیت زدہ کا بھرم ان کی ذاتِ پاک
”سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام“
قربان کر رہا ہے وہ جاں ان کے نام پر
جس جس کو اپنی جان سے پیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
شہزادؔ میرے نطق کی معراج ہو گئی
میں نے زباں سے جونہی پکارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

شہزادؔ مجددی (لاہور)

....

کیا خوب ان کے رب نے سنوارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
دلکش ہے، دلپذیر ہے، پیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
کرتے رہے تمام نبیؑ جن کا ذکرِ خیر
صبح و مسا وظیفہ ہمارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
تخلیقِ کائنات کا باعث ہے ان کی ذات
تسکینِ روح و جاں ہے، دل آرا ہے اُن (ﷺ) کا نام

بے آسرا ہیں جو، ہیں ان کا آسرا حضور (ﷺ)
"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام"
رحمت نے بڑھ کے اس کو گلے سے لگا لیا
مشکل میں جب کسی نے پکارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
ہادی نہیں ہیں صرف، امامِ ہُدیٰ ہیں آپ
اور رہبری کو قطبی ستارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام
ذات و صفاتِ رب کے ہیں وہ مظہرِ اتم
نورِ جمالِ حق کا اشارہ ہے ان کا نام
لب پر جو آیا لفظِ "محمد" تو یوں لگا
نعتِ حضور (ﷺ) ہی کا نظارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام
سرکار (ﷺ) ہیں محمدؐ اور محمود ان کا رب
یوں نعت و حمد کا ادب پارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام
اوروں کے ہوں گے اور سہارے جہان میں
نوریؔ قوی سہارا تمھارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

صاحبزادہ محمد محب اللہ نوریؔ (بصیر پور)

....

گرنے لگا تو میں نے پکارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
فٹ پاتھ پر غموں کے سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
ہر رہنمائے وقت سے پیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام"

ارض و سما پہ راج ہے خیر الانام (ﷺ) کا
دونوں جہاں میں راج دُلارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
لرزاں ہے اُن کے نام سے ظلمت کی موج موج
نور الہدیٰ ہیں، نور کا دھارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
ہر ناؤ سجدہ ریز ہے پائے حضور (ﷺ) پر
طوفانِ بحرِ غم میں کنارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
نقشِ قدم سے اُن کے چراغاں ہے چار سُو
ذرّوں کی رہگزر میں ستارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام
انسانیت کی ناؤ کو جب موج ڈس گئی
دریائے آگہی نے اُبھارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
جلوے حقیقتوں کی نظر میں ٹھہر گئے
جب منظرِ یقیں سے گزارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
کیوں کر نہ اُن پہ ناز مسیحِ جہاںؑ کرے
بے چارگاں کے شہر میں چارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام
دیتے ہیں راہرو کو بُلندی کی منزلیں
راہوں میں پستیوں کی منارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
جب عجز کی زُباں سے پکارا بشیرؔ نے
فرشِ زمیں پہ حق نے اُتارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

بشیرؔ رحمانی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا دل نشیں، حسین ہے، پیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
آدمؑ نے توبہ کی تو پکارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
جب اُن کا نام لیتے ہیں، ٹلتی ہے ہر بلا
''سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام''
اس میں نہیں ہے شک، ہیں وہی نورِ اوّلیں
عرشِ خدا پہ مثلِ ستارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام
دونوں جہاں میں سچا سہارا ہے اُن (ﷺ) کی ذات
بحرِ الم میں ہم کو کنارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
قبل آپ (ﷺ) کے، کسی کا نہیں نام یہ ہُوا
یعنی خدا نے خود ہی اُتارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
کلمے میں نام آپ (ﷺ) کا، اللہ کے قریب!
قربت سے اپنی رب نے سنوارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
دل سے جو اُن (ﷺ) کا نام لو، پاؤ گے اِک سرُور
محسوس ہو گا خود کہ دل آرا ہے اُن (ﷺ) کا نام
دادا نے اپنے پوتے کا جب نام یہ رکھا
کہنے لگے قریش کہ نیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
خالق نے اپنی حمد رکھی اُن کے نام میں
اے پھولؔ! رب کو کتنا دُلارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

تنویر پھولؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالق نے حرف حرف سنوارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
خالق کی چاہتوں کا شمارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام
میری گزر بسر ہے درود و سلام پر
میرے تمام گھر کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
میری مدد کو پہنچے ہیں آقائے دو جہاں (ﷺ)
مشکل میں جب بھی میں نے پکارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
حُبِّ رسول (ﷺ) میرے بدن میں، لہو میں ہے
میں نے نظر میں، دل میں اُتارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
شمس و قمر میں، تاروں میں ہے اُن (ﷺ) کی روشنی
سارے نظامِ شمسی کا دھارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
پانی پہ چل رہا ہوں بفیضِ درود میں
سارے سمندروں کا کنارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام
مسکین ہو، غریب ہو، یا ہو کوئی یتیم
''سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام''
کاملؔ ہے لب پہ نامِ محمد (ﷺ) کی چاشنی
میٹھا ہے، کتنا میٹھا ہے، پیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

عزیز کاملؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام"
ہر نام سے حسین اور پیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

شبنم درودِ پاک کی خالق نے بھیج کر
پھولوں کی مثل خوب نکھارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

پہلے نہ ان سے نام کسی شخص کا تھا یہ
بزمِ جہاں میں سب سے ہی نیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

ظلمت جہاں سے چھٹ گئی اس پاک نام سے
چھٹتی نہ کیوں کہ نور منارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

تقدیس و احترام و تبرک میں بالیقیں
قرآں کا دل گداز سپارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام

خُلقِ نبی (ﷺ) پہ دوست اور دشمن ہیں سب فدا
ہر اک بشر کی آنکھ کا تارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

یادِ نبی (ﷺ) ہے وجہِ سکونِ دلِ حزیں
بہرِ زبان شہد کا دھارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

سن کر اسے مظاہرِ فطرت ہیں وجد میں
گویا اُنھیں بھی دل سے گوارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

غم مٹ گئے تمام اور دل کو سکوں ملا
حافظ نے وقتِ غم جو پکارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

حافظ محمد صادق (لاہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر راندۂ جہاں نے پکارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
ہر اک شکستہ دل کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

دل کا سکون، راحتِ جاں اس کا وِرد ہے
اَمراضِ کفر و شرک کا چارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام

بہرِ فروغِ نکہتِ اسلام دہر میں
جوں لالہ و گلاب و ہزارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام

سیلِ بلا میں گھر گئے جو، ان کے واسطے
امن و سلامتی کا کنارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام

ہوتی ہے اس پہ بارشِ نورِ خدا سدا
پس رشکِ مہر و ماہ و ستارہ اُن (ﷺ) کا نام

رس گھولتا ہے خلق میں یہ نامِ دلنواز
گویا کہ صورتِ شکر پارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام

شک اس میں کچھ نہیں ے کہ تاریخ دہر کا
جس نے پلٹ کے رکھ دیا دھارا، ہے اُن (ﷺ) کا نام

بھٹکے ہوؤں کو راہِ حق اس نام سے ملی
"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام"

دُنیا کا نظم و نسق رواں اس کے دم سے ہے
حافظ نے قلب و جاں میں اُتارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

حافظ محمد صادق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا جہان سے جو نیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
ہم کو تو کیا، خدا کو بھی پیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

یہ معنویتیں ہیں "مُحَمَّدْ" کے نام کی
دُنیا سمجھ لے نعتِ دلآرا ہے اُن (ﷺ) کا نام

سچ ہے کہ جدِ آقا و مولا (ﷺ) کے قلب پر
عرشِ بریں سے رب نے اُتارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

ہم کیوں نہ وردِ نامِ نبی (ﷺ) کا کیا کریں
امداد گر ہمارا تمھارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

راہِ حرم میں، راہِ خلوص و نیاز میں
"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام"

سب سر خمیدگاں کو اُٹھایا حضور (ﷺ) نے
"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام"

سیّارگانِ چرخ کی حرکت کا ہے سبب
باشندگانِ دہر کا یارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

جویندگانِ راہِ حقیقت کا خضرِ راہ
بے چارگانِ حال کا چارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام

غلطیدگانِ بحرِ معاصی کے واسطے
غُفرانِ معصیت کا کنارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

اس کی مدد کو پہنچی ہے محبوبِ رب (ﷺ) کی ذات
مشکل میں جب کسی نے پکارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

تم ٹھیک راستے پہ ہو، اِس پر چلے چلو
مدحت سراؤں کو یہ اشارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام

اصحابؓ و اولیاؒ کے مناقب ہیں اِس کی شاخ
گویا عقیدتوں کا ادارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام

.........ق.........

اس کی سُوَر میں آیا ہے یہ چار مرتبہ
قرآں نے ذکر کر کے نکھارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

لیکن جہاں پہ بات ہوئی ان کی بات کی
کب خالقِ جہاں نے پکارا ہے اُن (ﷺ) کا نام

....

محمودؔ وردِ اسمِ محمد (ﷺ) کیا کرو
شایانِ شان اک سخن پارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایماں کی شمع دل میں جلاتا ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام
اور ظلمتوں کو دل سے مٹاتا ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام

سویا ہُوا نصیب جگاتا ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام
بگڑا ہُوا بھی کام بناتا ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام

غفلت کی نیند سے بھی جگاتا ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام
مُردہ قلوب کو بھی جِلاتا ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام

قدرت خدا کی دیکھیے، دیتے ہیں بوسہ لب
جس وقت کوئی شخص بھی لیتا ہے اُن کا نام

دل کی صفائی کے لیے پڑھتے رہو اسے
دل کے سیاہ داغوں کو دھوتا ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام

پڑھنا درود واجب و لازم ہے اس پہ بھی
جس شخص کی زبان پہ آتا ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام

منجدھار میں پھنسا ہے جو، لے اُن کا اسمِ پاک
طوفاں میں ڈوبنے سے بچاتا ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام

دُنیا میں بانٹتے ہیں جو فیضانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
غوث الوریٰ ہے، خواجہؒ ہے، داتاؒ ہے اُن کا نام

ہر ایک کائنات میں عاجز یہ بالیقیں
ربِّ علیٰ کا فیض لُٹاتا ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام

محمد ابراہیم عاجز قادری (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل سے بھی نقشِ کفر مٹاتا ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام
توحید کے بھی جام پلاتا ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام

ذاتِ خدا کے جلوے دکھاتا ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام
اور اس کی معرفت ہمیں دیتا ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام

مرقوم بامِ عرش پر ہے اسمِ رب کے ساتھ
افلاک کی جبیں پہ چمکتا ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام

ہوتا ہے اس پر رحمتِ رحمان کا نزول
وردِ زبان جس کے بھی رہتا ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام

لے جائیں گے ملائکہ فردوس میں اسے
جو شخص احترام سے لیتا ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام

ذہن و دماغ کو بھی سکوں بخشتا ہے یہ
اور بے قراری دل کی مٹاتا ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام

لاریب اس سے نارِ سقر دور بھاگے گی
جو شخص اپنے دل پر سجاتا ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام

جَپتے رہو اے عاصیو! اسمِ نبیؐ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
اللہ کے غضب سے بچاتا ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام

دُنیا و آخرت میں یہی کام آئے گا
عاجز غلام اُن کا یوں جپتا ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام

محمد ابراہیم عاجز قادری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرشِ عُلا سے رب نے اُتارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
یوں نورِ کبریا نے سنوارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
امداد اس کی ہو گئی فوراً سے پیشتر
مشکل میں گھر کے جس نے پکارا نے اُن (ﷺ) کا نام
بے آسروں کا بالیقیں ہے آسرا یہی
سارے ہی بے کسوں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
اِس نام کے طفیل ہی رب سے دُعا کرو
اُس کو ہر ایک نام سے پیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
جس کی ضیا سے ہو گئے روشن سبھی جہاں
بے شک وہ نورِ رب کا ستارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام
درکار فضلِ رب ہے تو ان کو پکاریئے
ہر فضلِ رب کی سمت اشارہ ہے اُن (ﷺ) کا نام
آدمؑ کی توبہ اور دعائے خلیلؑ کا
کشتیِ نوحؑ کا بھی سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
ہر ایک غم غلط ہوا اُس غم نصیب کا
جس نے خلوصِ دل سے پکارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
ساحل سے دور گھر گئے طوفاں کی زد میں جو

اُن ڈوبتے ہوؤں کو کنارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
عاجز نہ ہونا اس لیے مایوس تم کبھی
"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام"

محمد ابراہیم عاجز قادری

....

غمگیں دلوں کے غم کا مداوا ہے اُن (ﷺ) کا نام
"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام"
عُشّاق کے قلوب پہ لکھا ہے اُن (ﷺ) کا نام
ذہن و دماغ میں بھی سمایا ہے اُن (ﷺ) کا نام
کرسی و عرش و لوح و قلم پر نہیں فقط
عالم کی ساری چیزوں پہ کندہ ہے اُن (ﷺ) کا نام
منقوش آسمانوں کے ہے چپے چپے پر
جنت میں پتے پتے پہ لکھا ہے اُن (ﷺ) کا نام
توریت ہو، زبور ہو، انجیل ہو کہ نور
لاریب ہر صحیفے میں آیا ہے اُن (ﷺ) کا نام
اسم "اَحَد" میں اس نے جڑا "میم" کا نگیں
کس شان سے خدا نے تراشا ہے اُن (ﷺ) کا نام
ارفع ہے جیسے ذاتِ حبیبِ خدائے پاک (ﷺ)
ایسے ہی سارے ناموں سے اعلیٰ ہے اُن (ﷺ) کا نام

دُنیا میں نام رکھتے ہیں بچے کا والدین
لیکن خدائے پاک نے رکھّا ہے اُن (ﷺ) کا نام
دل کا سرور بھی ہے یہ، آنکھوں کا نور بھی
ذہن و شعور کا بھی اُجالا ہے اُن (ﷺ) کا نام
اس شخص کے تو پاؤں کو چومیں گی منزلیں
جس شخص نے وظیفہ بنایا ہے اُن (ﷺ) کا نام
ہرگز نہ اُس کو نارِ جہنم جلائے گی
جس نے بھی اپنے دل پہ سجایا ہے اُن (ﷺ) کا نام
پاؤں اگرچہ تھک چکے ہیں، غم نہیں مجھے
''سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام''
نوحؑ و خلیلؑ و آدمؑ و عیسیٰؑ ہوں یا کلیمؑ
عاجزؔ ہر اک رسولؐ کا قبلہ ہے اُن (ﷺ) کا نام

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

....

سارے حسین ناموں میں اچھا ہے اُن (ﷺ) کا نام
ہر انجمن میں برتر و بالا ہے اُن (ﷺ) کا نام
رس گھولتا ہے روح و دل و جاں میں کس قدر
کس درجہ میٹھا میٹھا ہے، پیارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
ابرِ مطیر جس سے اُٹھے رحمتوں کے ہیں

صحرائے زندگانی میں دریا ہے اُن (ﷺ) کا نام
ہر دل شکستہ کے لیے تسکین سربسر
''سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام''
اَرض و سما میں آج بھی ہے اُس کی بازگشت
مقصودِ کُل ہے، جان تمنا ہے اُن کا نام
دل کے حرم میں جاگزیں ہے یادِ آنحضور (ﷺ)
سینے کی دھڑکنوں میں بسایا ہے اُن (ﷺ) کا نام
فاراں کے آفتاب سے ضوگیر خاکداں
ظلمت گہِ جہاں میں اُجالا ہے اُن (ﷺ) کا نام
پیدا کیا حبیب (ﷺ) کو خود اپنے نور سے
حق نے فرازِ عرش پہ لکھا ہے اُن (ﷺ) کا نام
ہر ابتلا میں مونس و دمساز ہیں وہی
اور بحرِ رنج و غم کا کنارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
ہوتی ہیں دُور کُلفتیں آفاتِ دہر کی
رنج و محن میں جب بھی پکارا ہے اُن (ﷺ) کا نام
نیّرؔ انھی کے نام سے ٹلتی ہیں مشکلیں
بخشش کا، مغفرت کا وسیلہ ہے اُن (ﷺ) کا نام

ضیا نیّرؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قدموں میں مصطفیٰ (ﷺ) کے ملی راحتِ دوام
''سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام''
نامِ نبی (ﷺ) سے پار ہُوا پُل صراط بھی
''سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام''
کعبے میں اُن کو یاد کیا، ہو گیا طواف
''سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام''
طیبہ گیا، نہ آبلہ پائی کا ہوش تھا
''سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام''
ذکرِ نبی (ﷺ) سے پاتا سکوں ہے فگار دل
''سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام''
کشتی جو نوحؑ کی تھی، چلی شاہ (ﷺ) کے طفیل
''سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام''
اِسریٰ کی رات کیسی تھی رفتارِ مصطفیٰ (ﷺ)
''سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام''
آئی صبا مدینے سے، کہتی ہوئی یہی
''سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام''
خوشبو مزاج بن کے گیا پھولؔ در حجاز
''سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام''

تنویر پھولؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پاتا سکون اس سے ہے آقا (ﷺ) کا ہر غُلام
''سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن (ﷺ) کا نام''
زیرِ لوا ہیں آپ (ﷺ) کے، سب مُرسلانِ حق
اقصیٰ میں جب نماز ہوئی، آپ تھے امام
رحمت کہا خدا نے اُنھیں عالمین کی
مخلوقِ کائنات پہ اُن (ﷺ) کا کرم ہے عام
چیزیں ہیں جتنی علم میں تیرے، مرے خدا
اتنا نبی (ﷺ) پہ بھیج درود، اتنا ہی سلام
کیا ہے دیانت آپ کی، قُلْ ربّ نے جو کہا
حامل ہے لفظِ ''قل'' کا یہ اللہ کا کلام
دوزخ میں بولہب ہے، گو اُن کا چچا تھا وہ
دشمن جو ہے رسول (ﷺ) کا، اُس پر جناں حرام
در پر بُلایا آقا (ﷺ) نے احقر غلام کو
اس کے سکونِ دل کا کیا خوب اہتمام
رہتا سدا ہے گنبدِ خضرا نگاہ میں
پیتا ہوں اپنی آنکھ سے حُبِّ نبی (ﷺ) کا جام
طیبہ کے گلستان میں دو گز زمیں ملے!
قدموں میں آپ (ﷺ) ہی کے رہے پھولؔ یہ مدام!

تنویر پھولؔ (کراچی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار (ﷺ) کے غلام کا ہے سب جہاں غلام
لاریب اس کے ہاتھ میں ہے وقت کی زمام
ایسا عطا کیا ہے خدا نے انھیں دوام
آقا حضور (ﷺ) پر ہے نبوت کا اختتام
شہرِ نبی (ﷺ) میں زندگی جس کی ہوئی تمام
اس خوش نصیب کا ہے بہشتِ بریں مقام
کرتا ہے جو اطاعتِ سرکارِ کائنات (ﷺ)
جائے گا سوئے خلد وہ با تُزک و احتشام
کیا پوچھتے ہو عزّ و وقارِ نبی (ﷺ) کی بات
کرتا ہوں ان کے خادمانِ در کا احترام
کھلتے ہیں میرے ہونٹ برائے درود روز
ماتھے کو ہاتھ اُٹھتے ہیں میرے پئے سلام
معراج بھی ہے، قربتیں بھی، اختیار بھی
وہ فرش پر بھی تھے مگر تھا عرش پر خرام
پھر دور دورہ ہر طرف خوشحالیوں کا ہو
لاؤ تو اپنے ملک میں سرکار (ﷺ) کا نظام
اعلانِ عفوِ عام تھا کفار کے لیے
جائز تھا آپ لیتے اگر ان سے انتقام
حرفِ خُدا جو اس کے لیے ہے، زَنیم ہے
ہے شاتمِ حبیبِ خدا (ﷺ) نُطفۂ حرام
محمودؔ چاہتے ہو جو رب کی توجہات
پڑھتے رہو درود پیمبر (ﷺ) پہ صبح و شام

راجا رشید محمودؔ

کونسل کا ۶۷ واں ماہانہ
(چھٹے سال کا آٹھواں)
حمدیہ ونعتیہ طرحی مشاعرہ
۲۔اگست ۲۰۰۷ (جمعرات) نمازِ مغرب کے بعد
چوپال، ناصر باغ، لاہور

صاحبِ صدارت: رفیع الدین ذکی قریشی
مہمانِ خصوصی: ضیا نیرؔ
قاریٔ قرآن: محمد ابراہیم عاجزؔ قادری
ناظمِ مشاعرہ: اظہر محمود
(ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور)

مصرعِ طرح:
"ارے گدا! ترے حسنِ سوال کے صدقے"
شاعر:
پروفیسر محمد حسین آسیؔ
(وفات: ۸۔اگست ۲۰۰۶)

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہ

الٰہی! تیرے بھی جاہ و جلال کے صدقے
ترے نبی (ﷺ) کے بھی حُسن و جمال کے صدقے

خدایا جس کو جہاں نے ہے مانا خاکِ شفا
عطا شفا ہو مجھے اُس سفال کے صدقے

اندھیری رات ہے یا رب! مجھے بھی پار اُتار
رسولِ خیر (ﷺ) کے اصحابؓ و آلؑ کے صدقے

ہے جسم آگ پہ اور "اَلْاَحَد" لبوں پر ہے
الٰہی! جاؤں جنابِ بلالؓ کے صدقے

خدایا! مجھ کو بھی حُسنِ طلب عطا کر دے
نبیِ پاک (ﷺ) کے حُسنِ مقال کے صدقے

جو میں نے مانگی ہے یا رب! محبتِ سرکار (ﷺ)
عطا وہ کر دے اویسؓ و بلالؓ کے صدقے

خدا سے مانگ رہا ہے تو اُس کے پیارے کا پیار
''ارے گدا' ترے حُسنِ سوال کے صدقے''

الٰہی! صَرفِ نظر میری روسیاہی ہو
تِرے حبیب (ﷺ) کے حُسن و جمال کے صدقے

ذکی! ہوئی تھی جو معبود و عبد کے مابین
میں لامکاں کی ہوں اُس قیل و قال کے صدقے

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہ

مرے خدا! ترے حسنِ کمال کے صدقے
میں تیری ہر صفتِ بے مثال کے صدقے

ہر ایک چیز ترے سامنے ہے سجدہ کُناں
الٰہی! میں ترے عزّ و جلال کے صدقے

ہر ایک شے میں ہے تیرا جمال رخشندہ
ہر ایک شے حسن و جمال کے صدقے

الٰہی! یاد میں تیری جو مست و بے خود ہیں
میں ان کی یاد کے ہر خوش خیال کے صدقے

مجھے کیا ہے جو شامل نبی (ﷺ) کی اُمت میں
میں ربّ ذوالکرم و لم یزال کے صدقے

خدائے کون و مکاں' اپنی معرفت کا جام
پلا مجھے بھی عتیقؓ و بلالؓ کے صدقے

الٰہی! سینہ منور ہو نور سے میرا
نبی (ﷺ) کے شہر کے بدرِ کمال کے صدقے

تو مانگتا ہے خدا سے بقیع میں مدفن
''ارے گدا' ترے حُسنِ سوال کے صدقے''

الٰہی! دونوں جہاں میں کرم ہو عاجزؔ پر
نبی پاک (ﷺ) کے اہل و عیال کے صدقے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہٗ

ثنا کے حرف ملے ذوالجلال کے صدقے
ہیں اِستعارے جلال و جمال کے صدقے

جو ثنویت کے تھے دعوے، وہ سارے ہو کے رہے
خدا کے باب میں عدمِ مثال کے صدقے

جو شہرِ خالق و مالک میں حاضری پہ ہُوا
میں زخمِ معصیت کے اندمال کے صدقے

بقیعِ پاک میں تدفین جو خدا بخشے
رہائی پاؤں اِس ذوقِ مآل کے صدقے

کسی بھی کام میں اِفراط ہو، نہ ہو تفریط
مدد خدا کی ملے اعتدال کے صدقے

خدا کا ذکر محیطِ دل و نگاہ رہا
یہ آئنے تو بچے دیکھ بھال کے صدقے

خدا سے مانگ رہا ہے حضور (ﷺ) کی الفت
"ارے گدا، ترے حُسنِ سوال کے صدقے"

جنھیں رشیدؔ خدائے جہاں نے دوست کہا
دُعائیں کرتا ہوں میں اُن رِجال کے صدقے

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمیں بھی دید عطا ہو بلالؓ کے صدقے
نگاہ کیجئے اپنے جمال کے صدقے

ہمیں بھی فتح و ظفر کا کمال حاصل ہو
حنین و بدر میں جاہ و جلال کے صدقے

ہمیں بھی آپ (ﷺ) کے اصحابؓ سے محبت ہو
محبتوں میں کٹے ماہ و سال کے صدقے

ہمیں بھی حوصلہ مندی کا کچھ سلیقہ ہو
مصیبتوں میں کٹے ماہ و سال کے صدقے

ہمیں بھی جامِ شہادت نصیب ہو جائے
حسین ابنِ علیؓ کی مثال کے صدقے

ہمیں بھی داد و دَہِش سے سخی بنا دیجے
خدا کی راہ میں تقسیمِ مال کے صدقے

ہمیں بھی آپ (ﷺ) کی رحمت ہی کا سہارا ہے
کسی بھی نیک عمل کے مآل کے صدقے

ہمیں بھی چاہیے چہروں پہ روشنی کی رَمَق
حضور (ﷺ) آپ کے تابندہ گال کے صدقے

ہمیں بھی فکر کی پاکیزگی عطا کیجے
حضور (ﷺ)! آپ کے خواب و خیال کے صدقے!

رُخِ جمیل الشِّیَم کے جمال کے صدقے
جو روح و جسم ہیں ''احمد'' (ﷺ) کی میم پر قرباں
تو قلب و جاں ہیں ''محمد'' (ﷺ) کی دال کے صدقے
ہجومِ غم میں سدا جس نے دستگیری کی
میں اُس کریم کے جود و نوال کے صدقے
ہر اوج و رفعتِ کونین ہم نے پائی ہے
شبِ دَنیٰ! تری حدِّ کمال کے صدقے
ہوئی ہے نازشؔ خستہ پہ بھی عطا اُن کی
''ارے گدا، ترے حُسنِ سوال کے صدقے''

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

....

پہنچ کے طیبہ میں اُن (ﷺ) سے انھی کو مانگ لیا
''ارے گدا، ترے حُسنِ سوال کے صدقے''
نبی (ﷺ) کے نام میں بے مثل نغمگی ہے پھولؔ
ہے عندلیب اذانِ بلالؓ کے صدقے

تنویر پھولؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرب کے چاند (ﷺ) کے حسن و جمال کے صدقے
کمالِ صنعتِ ربِّ تعال کے صدقے
تصوّر ایک خدا کا شہِ ہدیٰ (ﷺ) نے دیا
جہاں کے راہبر بے مثال کے صدقے
مطافِ شمس و قمر آپ (ﷺ) کا رُخِ انور
حسین جائیں نہ کیوں خدّ و خال کے صدقے
خدا نے نعمتِ معراج صرف آپ (ﷺ) کو دی
رسلؑ میں آپ (ﷺ) کی اس فرّوفال کے صدقے
رہِ ظفر ہے رہِ اعتدالِ سرورِ دیں (ﷺ)
ہم ان کے جائیں نہ کیوں اعتدال کے صدقے
وہ میٹھی باتوں سے دل سب کا موہ لیتے تھے
جہان آپ (ﷺ) کی شیریں مقال کے صدقے
نبی (ﷺ) کے شہر کی آب و ہوا کے کیا کہنے
نبی (ﷺ) کے شہر کے آبِ زُلال کے صدقے
نبی (ﷺ) کا فقر ملے اور سکندری نہ ملے
''ارے گدا، ترے حُسنِ سوال کے صدقے''
سفر خلاؤں کا آسان ہو گیا حافظؔ
نبی (ﷺ) کے عرش پہ رب سے وصال کے صدقے

حافظؔ محمد صادق (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسولِ پاک (ﷺ) کے اوجِ کمال کے صدقے
ہوا جو عرش پر، میں اس وصال کے صدقے
خدا سے عشقِ نبی (ﷺ) کا سوال کرتا ہے
"ارے گدا، ترے حُسنِ سوال کے صدقے"
ملے جو آقا (ﷺ) کے در سے مجھے، ہیں رحمت کے
میں رکھ رہا ہوں سبھی وہ سنبھال کے، صدقے
ہوا جو عرش سے نازل برائے نعتِ نبی (ﷺ)
میں جان و دل سے اس اعلیٰ خیال کے صدقے
وجود جن کا سراپا ثنائے احمد (ﷺ) ہے
تمام فن مرا زیدؓ و بلالؓ کے صدقے
نثار ہو گئی دیں پر جو دشتِ کربل میں
رسولِ پاک (ﷺ) کی اس پاک آل کے صدقے
ہے ایک حاضری اور دوسرا حضوری لیے
میں اس لیے ہوں فراق و وصال کے صدقے
دکھائی کر کے جو قائم رسولِ اکرم (ﷺ) نے
سخا و صدق کی ہر اس مثال کے صدقے
جو کائنات کے ہر فرد کی بقا چاہیں
ریاضؔ جاؤں شہِ خوش خصال (ﷺ) کے صدقے

ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسولِ پاک (ﷺ) کی شیریں مقال کے صدقے
میں ان کی ارفع و اعلیٰ خصال کے صدقے
تو مانگتا ہے ارم میں بھی قربتِ سرکار (ﷺ)
"ارے گدا، ترے حُسنِ سوال کے صدقے"
چمک رہے ہیں فلک پر نجوم و شمس و قمر
رسولِ پاک (ﷺ) کے نورِ جمال کے صدقے
ستم جو سہ کے اَحَد کی صدا لگاتا رہا
وفا شعار ترے اُس بلالؓ کے صدقے
"ارم میں کیسے رہے گا ترے بنا ثوبانؓ"
ارے صحابیؓ! ترے اس خیال کے صدقے
نبی (ﷺ) نے مژدۂ جنت دیا تجھے عثمانؓ
تجھے یہ رُتبہ ملا ہے منال کے صدقے
گناہگار بھی جائیں گے باغِ جنت میں
نبیِ پاک (ﷺ) کے اہل و عیال کے صدقے
کبھی درود و سلام اور کبھی ہے نعتِ نبی (ﷺ)
ہیں رب کی رحمتیں اس اشتغال کے صدقے
صحابہؓ کرتے سوال اور جواب دیتے حضور (ﷺ)
میں اس نشستِ جواب و سوال کے صدقے
نبی (ﷺ) کے دین پر جس نے لٹا دیا سب کچھ

جنابِ فاطمہؓ! اس تیرے لالؓ کے صدقے
کریں نگاہِ کرم خستہ حال اُمت پر
اے خیر خواہِ اُمم (ﷺ)! اپنی آل کے صدقے
حبیبِ رب (ﷺ) کی ولادت ہوئی تھی جب عاجزؔ
میں اس شب و سحر و ماہ و سال کے صدقے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

....

نبی (ﷺ) کے پیکرِ حسن و جمال کے صدقے
میں ان جمیل و حسیں خدّ و خال کے صدقے
مرے حضور (ﷺ) کے دانتوں کو جس نے بوسہ دیا
یہ جان و دل ہیں مرے اس خلال کے صدقے
بدن کو بعدِ وضو خشک جس سے کرتے تھے
حضور (ﷺ) آپ کے میں اس رومال کے صدقے
رسولِ پاک (ﷺ) کی جو انگلیوں سے جاری ہوا
ہر ایک ان کا غلام اُس زُلال کے صدقے
حضور (ﷺ) اوڑھتے تھے جو سرِ مبارک پر
ہیں قلب و جان مرے اُن کی شال کے صدقے
حضور (ﷺ) غزوہ میں جو ساتھ لے کے چلتے تھے
میں اس کمان و زرہ اور ڈھال کے صدقے
مرے نبی (ﷺ) نے جسے قید سے چھڑایا تھا
میں اس مطیع و مقدّس غزال کے صدقے

ہو ردِّ شمس کہ شقّ القمر کہ شیریں لعاب
حبیبِ رب (ﷺ) کے میں ہر اک کمال کے صدقے
نبی (ﷺ) کے دیں کی جو خاطر جہاد کرتے ہیں
ہمیں بھی جذبہ ملے اُن رِجال کے صدقے
گھری ہے کشتیٔ اُمت بھنور میں سازش کے
بچائیے اسے اصحاب و آل کے صدقے
مجھے بھی اپنی محبت کا جام بخشیں حضور (ﷺ)
علیؓ و کعبؓ و اویسؓ و بلالؓ کے صدقے
عدو بھی جن کو سمجھتے تھے عادِل و صادِق
ہیں جان و دل مرے اس خوش خصال کے صدقے
نبی (ﷺ) کے ذکر میں گزرے جو وقت بھی عاجزؔ
ہیں قلب و روح یہ اس اشتغال کے صدقے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

....

رسولِ پاک (ﷺ) کے فضل و کمال کے صدقے
میں ان کے مرتبۂ بے مثال کے صدقے
فقط انھی کو ملا ہے مقام "اَوْ اَدْنٰی"
خدا سے ان کے میں قرب و وصال کے صدقے
دیے ہیں عرش نے نعلین پاک کو بوسے
حضور (ﷺ) آپ کی شانِ نعال کے صدقے
تو مانگتا ہے اجل بھی نبی (ﷺ) کے قدموں میں

"ارے گدا" ترے حُسنِ سوال کے صدقے"
مِرے حضور (ﷺ) نے کھودا تھا جس سے خندق کو
ہزار جان سے میں اُس کدال کے صدقے
وہ کافروں پہ نبوت کا رُعب کیا کہنا
رسولِ پاک (ﷺ) کی شانِ جلال کے صدقے
جو بالمشافہہ کرتے تھے باتیں آقا (ﷺ) سے
میں ان صحابہ کے اس قیل و قال کے صدقے
درِ حضور (ﷺ) سے جاتا نہیں کوئی خالی
میں ان کے جود و عطا و نوال کے صدقے
ہوئے ہیں دشمنِ جاں تک بھی ان کے گرویدہ
میں کیوں نہ جاؤں شہِ خوش خصال کے صدقے
درِ نبی (ﷺ) ہو، مِرا سر ہو اور اجل آئے
میں کیوں نہ جاؤں اس اپنے خیال کے صدقے
بروزِ حشر شفاعت مِری بھی فرمانا
حسینؓ و سعدؓ و نعیمؓ و بلالؓ کے صدقے
نبی (ﷺ) کے دین پر جس نے لٹا دی جان اپنی
میں اس کے جذبہ و حسنِ مآل کے صدقے
بنا ہے روضۂ سرکار (ﷺ) جس سے اے عاجزؔ
ہزار جان سے میں اُس سِفال کے صدقے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

امین و صادق و اعلیٰ خصال کے صدقے
ہم آمنہؓ کے درخشندہ لال (ﷺ) کے صدقے
وہ لیلِ اِسریٰ، وہ نعلینِ صاحبِ معراج (ﷺ)
ہوا ہے عرش بھی اُن کے نِعال کے صدقے
مُحب جو اُن (ﷺ) کے ہیں، اصحاب سے بھی پیار کریں
وہ صدقے شاہ (ﷺ) کے اور اُن کی آل کے صدقے
خدا نے اُن کو سراجِ منیر فرمایا
نبی (ﷺ) کے نور کی ایسی مثال کے صدقے
بنا کے رحمتِ عالم اُنھیں یہاں بھیجا
جہاں پہ اِس کرمِ ذوالجلال کے صدقے
ہمارا دل ہے اُسی ایک نام پر قرباں
سدا ہیں میم حے اور میم دال کے صدقے
دیا ہے واسطہ تو نے حبیب (ﷺ) کا رب کو
"ارے گدا" ترے حُسنِ سوال کے صدقے"
گواہ میسرہؓ، خادِم جو تھا خدیجہؓ کا
نبی (ﷺ) کے فیض سے سرسبز ڈال کے صدقے

خطاب کوہِ صفا پر، پھر آخری خطبہ
عرب کے افصح و شیریں مقال کے صدقے
غروب ہوتا ہوا شمس پھر پلٹ آیا
نبی (ﷺ) کے حکم پہ سورج کی چال کے صدقے
چمن میں بطحا و طیبہ کے وہ تریسٹھ سال
اے پھولؔ! دل سے ہم اُن ماہ و سالِ کے صدقے

تنویر پھولؔ

....

نبی (ﷺ) کے شہر کے جود و نوال کے صدقے
نصیب جن کو ہیں، اُن کے مآل کے صدقے
وہ جن کے چہرے پہ ستّر ہزار پردے تھے
اُنھی کے جاؤں میں حسن و جمال کے صدقے
نبی (ﷺ) کی جن کی وضاحت سے دین سب کو ملا
میں ان صحابہؓ کے ہر اک سوال کے صدقے
نبی (ﷺ) کے حکم سے صدیقؓ آئے پہلو میں
وصالِ حق پہ بھی اُن سے وصال کے صدقے
شکستہ کشتیِ عمرِ رواں ہے میری حضور (ﷺ)!
لگا دیں اس کو کنارے پہ آل کے صدقے

وہ جن کے حسن کی تقسیم ہو گی حوروں میں
حضور (ﷺ)! جاؤں جنابِ بلالؓ کے صدقے
حضور (ﷺ)! آپ کی حُرمت پہ وار دوں سب کچھ
مجھے یہ جذبہ عطا ہو بلالؓ کے صدقے
وہ جن کے ملنے سے ہوتی ہے روح بالیدہ
میں خُلدِ طیبہ کے لطف و نوال کے صدقے
گدا تو جن کا ہے، اُن سے ہی مانگتا ہے انھیں
"ارے گدا، ترے حُسنِ سوال کے صدقے"
وہ جس کے فیض سے ہوتی تھی فتح خالدؓ کو
حضور (ﷺ)! آپ کے جاؤں میں بال کے صدقے
درِ نبی (ﷺ) پہ جو آیا ذکیؔ! وہ خوش لوٹا
میں یوں بھی جاؤں شہِ خوش خصال (ﷺ) کے صدقے

رفیع الدین ذکیؔ قریشی (لاہور)

....

جمال جس کا ہے عرشِ جمال کے صدقے
وہ حرف حرف ہے اوجِ خیال کے صدقے
زوال جس سے ہوا ہے بتانِ آزر کا
ازل کا نور ہوا، اُس کمال کے صدقے

کیا تھا جس نے صنم گر کا فلسفہ ناکام
مرے حضور (ﷺ) کی اُس قیل و قال کے صدقے

رُخِ رسول (ﷺ) کا حُسن و جمال کیا کہنا
مثال ہو گئی اُس بے مثال کے صدقے

جہانِ فرش سے عرشِ بریں کے جلووں تک
فضا ہوئی ہے اذانِ بلالؓ کے صدقے

جو خون بو گئے کشتِ نبی (ﷺ) کی مٹی میں
بہارِ حال ہے اُن اہلِ حال کے صدقے

جمیل کیوں نہ کہیں کھڑکیاں زمانے کی
جمالیات ہے قصرِ جمال کے صدقے

چلیں گے حشر کے میداں میں جھولیاں لے کر
پئیں گے سرورِ حُسنِ خیال کے صدقے

مرے شعور میں ڈھلتے ہیں نعتیہ اشعار
ہرا خیال ہے تیرے خیال کے صدقے

نثار حق و صداقت پہ کربلا میں ہوئی
دلِ بشیر محمد (ﷺ) کی آل کے صدقے

بشیر رحمانی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرے حضور (ﷺ)! حسین خد و خال کے صدقے
کرم کی بھیک ملے عرضِ حال کے صدقے

نصیب اُمتِ مسلم کو پھر سے ہو جائے
عروج، آپ (ﷺ) کے لطفِ کمال کے صدقے

ملے غلامئ سرکارِ دو جہاں (ﷺ) کا شرف
مجھے حبیبِ خدائے تعال (ﷺ) کے صدقے

مشامِ دل کو جو مہکائے گفتگوئے رسول (ﷺ)
نشاطِ روح ہے حُسنِ مقال کے صدقے

ہوئی ہے عارضِ فطرت کو زیب و رعنائی
عطا حضور (ﷺ) کے حسن و جمال کے صدقے

بقیع میں اگر ہو جائے زندگی کا مآل
تو زندگی ہو اس حسنِ مآل کے صدقے

تو اپنے دستِ طلب میں لیے ہے کاسۂ جاں
"ارے گدا، ترے حُسنِ سوال کے صدقے"

رجالِ حق سے خدا و نبی (ﷺ) کا قرب ملا
رسا بہ حق ہوئے ہم ان رجال کے صدقے

گدائے بے سروساماں ہے نیرؔ خستہ
دے اُس کو بھیک شہا (ﷺ) اپنی آل کے صدقے

ضیا نیرؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

میں اپنی قسمتِ فرخندہ فال کے صدقے
کہ وہ ہے میرے نبی (ﷺ) کے جمال کے صدقے
ہمارا دل ہو صحابہؓ کے وقّر پر قرباں
ہماری جان پیمبر (ﷺ) کی آلؓ کے صدقے
کسی کا شہرِ رسولِ کریم (ﷺ) میں جو ہُوا
اُس ارتحال کے، اُس انتقال کے صدقے
درِ نبی (ﷺ) پہ جو شرمندگی سے اشک بہے
کمالِ زُہد بھی اُس انفعال کے صدقے
زبانِ ہو لال مدیحِ حضور (ﷺ) میں جس کی
میں ایسے شاعرِ شیریں مقال کے صدقے
مجھے ملے تو میں پاتے ہی جامِ جم کو کروں
نبی (ﷺ) کے شہر کے جامِ سفال کے صدقے
جو سوچا عظمتِ معراج کے حوالے سے
ہُوا خیال اُس اوج و کمال کے صدقے
بچھی تھیں قدموں میں سرکار (ﷺ) کے، سبھی حوریں
تو ہو رہے تھے فرشتے جمال کے صدقے

حبیبِ حق تھے ''ٹائم اینڈ سپیس'' کے حاکم
نہ ہوتا عرش کیوں اِسرا کے حال کے صدقے
خیال خواب میں بھی شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) کا رہا
میں اپنے خواب کے، اپنے خیال کے صدقے
شمائل آقا و مولا (ﷺ) کے تھے مجسّم حُسن
تھے خوش خِصال سب اُن کے خصال کے صدقے
شجر جو مزرعِ اُنسِ رسولِ رب (ﷺ) میں اُگا
زمانہ اس کے- ثمر، پات، ڈال کے صدقے
جو ہو سکے تو میں اڑسٹھ برس کی عُمر کروں
مدینے گزرے ہوئے ماہ و سال کے صدقے
زمانے بھر میں جو عزت نہ پاؤ تو کہنا
کرو تو دل کو صہیبؓ و بلالؓ کے صدقے
جواب دستِ عطائے حضور (ﷺ) جس کا ہے
''ارے گدا، ترے حُسنِ سوال کے صدقے''
حصولِ دُنیا بھی، جنت بھی، قربِ آقا (ﷺ) بھی
''ارے گدا، ترے حُسنِ سوال کے صدقے''
مگن رشید جو یادِ رسولِ حق (ﷺ) میں رہا
میں اُس کے ماضی و فردا و حال کے صدقے

راجا رشید محمود

اشاریہ حمد و نعت گویانِ مکرم

بلحاظِ حروفِ تہجی بہ اعتبارِ تخلص

☆☆☆☆☆

اخبارِ نعت

سیدِ ہجویر نعت کونسل

1- کونسل کے زیرِ اہتمام ۶۷ واں (چھٹے سال کے آٹھواں) ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ ۲۔ اگست ۲۰۰۷ کو چوپال ناصر باغ‘ لاہور میں نمازِ مغرب کے بعد ہوا۔ صدارت رفیع الدین ذکی قریشی نے کی۔ ضیا نیر مہمانِ خصوصی تھے۔ محمد ابراہیم عاجز قادری نے تلاوتِ قرآن مجید کی سعادت حاصل کی۔ مدیرِ نعت اس دن مدینۂ منورہ میں تھے۔ اس لیے نظامت کے فرائض اظہر محمود (ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ ”نعت“ / ڈائرکٹر ”مدنی گرافکس“) نے ادا کیے۔

پروفیسر محمد حسین آسی (وفات: ۸۔ اگست ۲۰۰۶) کا درج ذیل مصرع طرح کے طور پر دیا گیا تھا:

”ارے گدا‘ ترے حسنِ سوال کے صدقے“

صاحبِ صدارت‘ مہمانِ خصوصی‘ محمد ابراہیم عاجز قادری اور مدیرِ نعت راجا رشید محمود کی حمدیں اور محمد بشیر رزمی‘ قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)‘ رفیع الدین ذکی قریشی‘ تنویر پھول‘ محمد ابراہیم عاجز قادری‘ ضیا نیر‘ بشیر رحمانی‘ پروفیسر ریاض احمد قادری‘ حافظ محمد صادق‘ اظہر حسین اور راجا رشید محمود کی نعتیں سامنے آئیں۔ حمدوں کی تعداد پانچ اور نعتوں کی ۱۳ تھی۔

گرہوں کی یہ صورت سامنے آئی:

محمد حسین آسی: خدا سے مانگا درِ مصطفیٰ ﷺ تو بولا بخت
ارے گدا‘ ترے حسنِ سوال کے صدقے!

رفیع الدین ذکی قریشی: خدا سے مانگ رہا ہے تو اس کے پیارے کا پیار — ارے گدا......
گدا تو جن کا ہے‘ ان سے ہی مانگتا ہے انھیں — ارے گدا......

غلام زبیر نازش: برس رہی ہیں عطائیں پھوہار کی صورت — ارے گدا......
ہوئی ہے نازشِ خستہ پہ بھی عطا ان کی — ارے گدا......

تنویر پھول: دیا ہے واسطہ تو نے حبیب ﷺ کا رب کو — ارے گدا......
پہنچ کے طیبہ میں ان سے انھی کو مانگ لیا — ارے گدا......

محمد ابراہیم عاجز قادری: تو مانگتا ہے خدا سے بقیع میں مدفن — ارے گدا......

تو مانگتا ہے ارم میں بھی قربتِ سرکار ﷺ — ارے گدا.....

تو مانگتا ہے اجل بھی نبی ﷺ کے قدموں میں — ارے گدا.....

راجا رشید محمود: خدا سے مانگ رہا ہے حضور ﷺ کی الفت — ارے گدا.....

جواب دستِ عطائے حضور ﷺ جس کا ہے — ارے گدا.....

حصولِ دُنیا بھی، جنت بھی، قربِ آقا ﷺ بھی — ارے گدا.....

پروفیسر ریاض قادری: خدا سے عشقِ نبی ﷺ کا سوال کرتا ہے — ارے گدا.....

ضیا نیر: بھرا ہوا ہے عطاؤں سے تیرا کاسۂ جاں — ارے گدا.....

حافظ محمد صادق: نبی ﷺ کا فقر ملے، پر سکندری نہ ملے — ارے گدا.....

اظہر حسین: درِ نشاط پہ آ کر غمِ نبی ﷺ کی طلب — ارے گدا.....

2- چھٹے سال کا نواں حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ ۶ ستمبر ۲۰۰۷ کو نمازِ مغرب کے بعد چوپال میں ہوا۔ منظور الحق مخدوم (وفات ۲۲ ستمبر ۲۰۰۶) کا مصرع

"یہ کلیاں، پھول، غنچے رنگ و بو، موجِ صبا کیا ہے"

طرح کے لیے منتخب کیا گیا تھا۔

صاحبِ صدارت صادق جمیل، مہمانِ خصوصی ڈاکٹر محمد سلطان شاہ (صدر شعبہ علوم اسلامیہ و عربی، جی سی یونیورسٹی، لاہور) اور مہمانِ اعزاز مولانا سید عمران علی شاہ ترمذی تھے۔ صاحبِ صدارت قاری صادق جمیل نے تلاوت کی اور مدیرِ نعت نے نظامت۔

دورِ حمد میں شہزاد مجددی، تنویر پھول (کراچی)، محمد ابراہیم عاجز قادری اور راجا رشید محمود نے حصہ لیا۔

دورِ نعت میں "صبا، مرتبہ، مدعا" قوافی اور "کیا ہے" ردیف میں شہزاد مجددی، صادق جمیل، محمد بشیر رزمی، تنویر پھول، واجد امیر، رفیع الدین ذکی قریشی، صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)، بشیر رحمانی، قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)، سلطان محمود، پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)، اشفاق فلک، آسی سلطانی (کراچی) اور راجا رشید محمود نے نعتیں کہی تھیں۔

ردی کے ساتھ "ہے" ردیف میں رفیع الدین ذکی قریشی، تنویر پھول، محمد ابراہیم عاجز قادری، آسی سلطانی، حافظ محمد صادق اور راجا رشید محمود کی کاوشیں سامنے آئیں۔ تنویر پھول کی ایک نعت گرہ بند تھی۔

مصرع طرح پر گرہوں کے تنوع نے یہ صورت پیدا کی:

منظور الحق مخدوم: یہ کلیاں، پھول، غنچے رنگ و بو، موجِ صبا کیا ہے

نبی ﷺ کے حسن کی خیرات ہے، اس کے سوا کیا ہے

شہزاد مجددی: جمالِ خالقِ یکتا کا مظہر ہے ہر اک منظر — یہ کلیاں.....

جنابِ سرورِ دیں ﷺ کے تبسم کا تسلسل ہیں — یہ کلیاں.....

ذکی قریشی: ہَوا مس ہو کے روضے سے اگر مجھ تک پہنچ جائے — یہ کلیاں.....

مہک سرکار ﷺ کے عطرِ بدن کی گر میسر ہو — یہ کلیاں.....

نسیمِ خوشگوار آئے نہ گر گلزارِ طیبہ سے — یہ کلیاں.....

صادق جمیل: جمالِ مصطفیٰ ﷺ ہی سے ہے حسنِ گلستاں، ورنہ — یہ کلیاں.....

محمد ابراہیم عاجز: یہ کلیاں..... خدائے قادرِ مطلق کی قدرت کا کرشمہ ہے

یہ کلیاں..... حبیبِ کبریا کے حسن کا ہلکا سا جلوہ ہے

یہ کلیاں..... رسولِ پاک ﷺ کے عطرِ بدن کا ایک جھونکا ہے

ریاض احمد قادری: ثنا خوانِ نبی ﷺ بن کر گلستان میں چلے آئے — یہ کلیاں.....

ہر اک لمحہ ثنائے سرورِ عالم ﷺ میں ہیں مصروف — یہ کلیاں.....

آسی سلطانی: بہ پیشِ الفتِ سرکار ﷺ نظروں میں مری آسی — یہ کلیاں.....

نظر کے سامنے آئے جونہی وہ گنبدِ خضرا — یہ کلیاں.....

تنویر پھول: ہر اک ان میں سے اس کی بے بدل صناعی کا مظہر — یہ کلیاں.....

محمد مصطفیٰ ﷺ آئے، بہاروں ہی کا چرچا ہے — یہ کلیاں.....

سراپائے نبی ﷺ میں حسنِ فطرت کے ہیں سارے رنگ — یہ کلیاں.....

محمد ﷺ ہی کے صدقے میں ہوئی تخلیق ہر اک شے — یہ کلیاں.....

مدینے کے گلستاں پر ہوئیں قرباں بہاریں سب — یہ کلیاں.....

جو دیکھا باغِ طیبہ، آ گیا رضوان حیرت میں — یہ کلیاں.....

گلابِ باغِ ہاشم ہی نے رونق باغ کو بخشی — یہ کلیاں.....

وجودِ پنجتن کا یہ اشارہ ہے زمانے میں — یہ کلیاں.....

ابوبکر و عمر، عثمان و حیدر اور گلِ ہاشم — یہ کلیاں.....

وہی ہیں رحمت للعالمیں ﷺ، لائے بہاریں ہیں — یہ کلیاں.....

سنو تنویر پھول، آقا ﷺ کی آمد کا ہے یہ صدقہ — یہ کلیاں.....

محمد محب اللہ نوری: اُنھی کی مشکبو زلفوں کا فیضِ عام ہے، ورنہ یہ کلیاں......

غلام زبیر نازش: رہینِ مصطفیٰ ﷺ ہے سربسر گلشن کا گلشن ہی یہ کلیاں......

بشیر رحمانی: بہارِ گلستانِ مصطفیٰ ﷺ میں جھانک کر دیکھو یہ کلیاں......

حافظ محمد صادق: مہ و انجم سے دل کش آپ کا نقشِ کفِ پا ہے یہ کلیاں......

سلطان محمود: مجھے اک بوند مل جائے بس آقا ﷺ کے پسینے کی یہ کلیاں......

اشفاق فلک: سب ان کے ذکر میں ڈوبے ہوئے رہتے ہیں روز و شب یہ کلیاں......

راجا رشید محمود: اسے تو حرفِ "لولاک لما" کا چاہیے معنیٰ یہ کلیاں......

3- ۴۔ اکتوبر ۲۰۰۷ کو چھٹے سال کا دسواں ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ ہُوا۔ سید اشرف علی ہلال جعفری (وفات: ۱۵۔ اکتوبر ۲۰۰۱) کے مصرعے

"وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے، وہ جہاں جہاں سے گزر گئے"

پر شعراء کرام نے طبع آزمائی کی۔ ڈاکٹر میاں ظفر مقبول نے صدارت، ابوالنعیم اقبال حسین نجمی نے مہمانِ خصوصی، پروفیسر میاں مقبول احمد نے مہمانِ اعزاز اور شاکر کنڈان مدیر سہ ماہی "عقیدت" سرگودھا نے مہمان شاعر کی نشستوں کو رونق بخشی۔ نظامت حسبِ معمول راجا رشید محمود (چیئرمین "سید ہجویر نعت کونسل") کے ذمے تھی۔ افطار اور کھانے کا اہتمام حاجی مقبول احمد ضیا (میرج ہٹ، پاک بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن) نے کیا۔

مصرعِ طرح پر شہزاد مجددی، ضیا نیر، محمد ابراہیم عاجز قادری اور راجا رشید محمود نے حمدیں بھی کہی تھیں۔

"گزر، سنور، بکھر" قوافی اور "گئے" ردیف پر شاکر کنڈان (سرگودھا) علامہ محمد بشیر رزمی، علامہ شہزاد مجددی، قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا) رفیع الدین ذکی قریشی، تنویر پھول (نیویارک، امریکا) بشیر رحمانی، شہزاد بخاری، محمد ابراہیم عاجز قادری، پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)، ضیا نیر، حافظ محمد صادق، منصور فائز اور محمد اسلام شاہ نے طبع آزمائی کی۔

"جہاں، آستاں، جاں" قوافی اور "سے گزر گئے" ردیف کے ساتھ آسی سلطانی (کراچی)، ریاض احمد قادری (فیصل آباد)، اور راجا رشید محمود (ناظم مشاعرہ) نے نعتیں کہی تھیں۔

مصرعِ طرح کے ساتھ یہ مصرعے لگے:

ہلال جعفری: وہی جلوہ گاہِ ازل بنی، وہی حسنِ راہِ عمل بنی
وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے، وہ جہاں جہاں سے گزر گئے

شہزاد مجددی: ہے خدا کا حکم ادب سے آ، وہاں سر جھکا کے تو رہ کھڑا وہ جہاں جہاں......

ملے بندگی کے وہیں نشاں، بنی سجدہ گاہ وہاں وہاں وہ جہاں جہاں......

ریاض احمد قادری: وہیں جنتیں، وہی گلستاں، وہیں کہکشائیں ہیں بن گئیں وہ جہاں جہاں......
تھی ادھر ہی نور کی کہکشاں، تھا ادھر سرور کا اک جہاں وہ جہاں جہاں......

غلام زبیر نازش: ہوئے سربسجدہ تمام بت، وہاں آج بھی ہے بہار رُت وہ جہاں جہاں......

ضیا نیر: وہاں نکہت و نور کے قافلے شب و روز اب بھی ہیں خیمہ زن وہ جہاں جہاں......

تنویر پھول: وہ جگہ مثالِ جناں بنی، وہ مقام خوشبو سے بھر گیا وہ جہاں جہاں......

بشیر رحمانی: وہیں گلستانِ شعور ہے، وہیں رنگ و بو کا ظہور ہے وہ جہاں جہاں......

آسی سلطانی: وہ جگہ تو اب بھی ہے مشک زا، وہ حرم ہو یا کہ ہو مقبرہ وہ جہاں جہاں......

محمد ابراہیم عاجز قادری: وہ جہاں جہاں...... تری رحمتوں سے مرے خدا، وہ مقام سارے سنور گئے
وہ جہاں جہاں...... وہی راہیں نور فشاں ہوئیں، سبھی راستے وہ نکھر گئے

ذکی قریشی: وہ جہاں جہاں...... جنھیں اپنے حسن پہ ناز تھا، وہ حسین چہرے اُتر گئے

حافظ محمد صادق: وہ جہاں جہاں...... بکمالِ خلقِ عظیم وہ دل و جاں میں سب کے اُتر گئے

شہزاد بخاری: وہ جہاں جہاں...... وہیں خاکِ پائے حضور ﷺ سے دلِ تار نور سے بھر گئے

راجا رشید محمود: ہوئیں مستنیر وہ منزلیں، ہوئے مستنیر وہ راستے وہ جہاں جہاں......

4- اذکار ازہر خاں ازہر درانی (وفات: ۱۳۔ دسمبر 1992) کے مصرعے

"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

پر "سید ہجویر نعت کونسل" کا ۷۰ واں ماہانہ (چھٹے سال کا گیارھواں) حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ یکم نومبر ۲۰۰۷ کو ہوا۔ علامہ شہزاد مجددی نے صدارت کی۔ جی سی یونیورسٹی کے ایم فل کے ریسرچ سکالر نصیر احمد مہمانِ خصوصی تھے۔ محمد ابراہیم عاجز قادری نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی۔ حسبِ روایت مشاعرے کے ناظم مدیرِ نعت تھے۔ محمد شہزاد مجددی، رفیع الدین ذکی قریشی، محمد ابراہیم عاجز قادری، ضیا نیر اور راجا رشید محمود نے اپنی طرحی حمدوں سے آغاز کیا۔

"جب، سبب، غضب" قوافی اور "آیا" ردیف میں صاحبِ صدارت کا ایک نعتیہ قطعہ اور پیرزادہ حمید صابری، قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا) صادق جمیل، محمد بشیر رزمی، تنویر پھول (نیویارک)، سلطان محمود، ریاض احمد قادری (فیصل آباد) اور راجا رشید محمود نے نعتیں کہیں۔

قافیے (آیا، فرمایا، سایہ) کے اعتبار سے غیر مردف نعتیں رفیع الدین ذکی قریشی، تنویر پھول، ضیا نیر، بشیر

رحمانی، حافظ محمد صادق، نیر صدیقی ذوقوی (امریکا)، ریاض احمد قادری (فیصل آباد)، محمد ابراہیم عاجز قادری اور راجا رشید محمود نے کہی تھیں۔

روی (آیا، رکھا، صحرا) کے لحاظ سے ریاض احمد قادری اور راجا رشید محمود کی نعتیں سامنے آئیں۔

محمد شہزاد مجددی نے "پاک، لولاک، نمناک" قوافی اور "جب آیا" ردیف میں نعت کہی تھی۔

راجا رشید محمود کی ایک نعت "پر، جوہر، رہبر" قوافی اور "درودِ پاک جب آیا" ردیف میں تھی۔

رفیع الدین ذکی قریشی کی دو نعتیں صنعتِ ذوقافتین میں تھیں (جب آیا، لقب پایا، عرب لایا)

تنویر پھول کی ایک نعت گرہ بند تھی۔

ناظمِ مشاعرہ راجا رشید محمود کی ایک نعت "بقیدِ یک قافیہ" (آیا) تھی۔

مصرعِ طرح پر گرہوں نے یہ صورت اختیار کی:

ازہر درانی: فرشتوں نے انھیں جھک جھک کے دیکھا آسمانوں سے
گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا

حمید صابری: خدا نے عرش سے رحمت کے تحفے اس کو بھیجے ہیں گنہگاروں کے......

غلام زبیر نازش: مٹے عصیاں، بڑھے درجات نازش رحمتیں برسیں گنہگاروں کے......

صادق جمیل: بہا کر لے گیا وہ ساتھ اپنے، معصیت ساری گنہگاروں کے......

بشیر رحمانی: بجھی ہے آگ دوزخ کی، کھلے ہیں پھول جنت کے گنہگاروں کے......

حافظ محمد صادق: گنہگاروں کے...... خدا نے شاد ہو کر ان پہ مینہ رحمت کا برسایا

شہزاد مجددی: گئے گزروں کو آخر بندگی کرنے کا ڈھب آیا گنہگاروں کے......
چلی بادِ بہاری، کھل گئے جنت کے دروازے گنہگاروں کے......
فرشتے جھوم اُٹھے، حوروں نے پلکیں فرشِ رہ کر دیں گنہگاروں کے......

ریاض احمد قادری: فلک سے مثلِ بارانِ کرم ہے فضلِ رب آیا گنہگاروں کے......
دُعا کا پھر اثر اپنی توقع سے فزوں پایا گنہگاروں کے......
کوئی حرفِ دُعا خالق نے پھر بیکار کب رکھا گنہگاروں کے......

ذکی قریشی: گنہگاروں کے...... خدائے پاک و برتر نے قبول اس کو بھی فرمایا
گنہگاروں کے...... ہُوا ان کے سروں سے دور درد و غم کا ہر سایہ
گنہگاروں کے...... رسولِ خیر ﷺ کی رحمت کا ان پر ہو گیا سایہ

گنہگاروں کے...... نبی ﷺ کا ہو گیا ہے ان گنہگاروں پہ تب سایہ

ضیا نیر: معاصی چھٹ گئے اور بڑھ گیا نیکی کا سرمایہ گنہگاروں کے......
گنہگاروں کے...... تو پھر نورِ یقیں نے روح و قلب و جاں کو چمکایا

محمد ابراہیم عاجز قادری: خدائے مہرباں نے خاص رحمت ان پہ فرمائی گنہگاروں کے......
خدا کی مہربانی سے گنہ بخشے گئے ان کے گنہگاروں کے......
چھما چھم رحمتیں برسائیں ان پر اے خدا تو نے گنہگاروں کے......
الٰہی! ہو گئے نازل ترے الطاف ان پر بھی گنہگاروں کے......
خطائیں رد ہوئیں، درجے بلند ان کے ہوئے اس دم گنہگاروں کے......

تنویر پھول: خدا نے شہ ﷺ کے صدقے میں ہے ان کو فیض پہنچایا گنہگاروں کے......
ندامت کے جو آنسو تھے، بنے وہ گوہرِ یکتا گنہگاروں کے......
خطائیں ڈھل گئیں، رحمت کے بادل چھا گئے ان پر گنہگاروں کے......
بچے رسوائی سے وہ سب جہاں میں اور عقبیٰ میں گنہگاروں کے......
وہ نکلے حلقۂ رنج و الم سے، ہو گئے شاداں گنہگاروں کے......
خطائیں بخش دیں رب نے رسولِ پاک ﷺ کی خاطر گنہگاروں کے......
دُھلے سارے گنہ اور بارشِ رحمت ہوئی ان پر گنہگاروں کے......
فرازِ عرشِ اعظم پر گئی ان کی جبیں سائی گنہگاروں کے......
سعادت التفاتِ شہ ﷺ کی ان کو ہو گئی حاصل گنہگاروں کے......
بھرم رکھا خدا نے اور بچایا ان کو ذلت سے گنہگاروں کے......
ملا اے پھول، ان سب کو سکوں باغِ مدینہ میں گنہگاروں کے......

راجا رشید محمود: بہ حکمِ محکمِ داور درودِ پاک جب آیا گنہگاروں کے......
خدا نے فوراً اس کو جنت الفردوس پہنچایا گنہگاروں کے......
گناہوں کی جو کالک دل پہ تھی، وہ ہو گئی عنقا گنہگاروں کے......
گنہگاروں کے...... پیامِ مغفرت خلاقِ ہر عالم سے تب آیا
گیا محشر کا ڈر دل سے، کرم سے ربِ اکبر کے گنہگاروں کے......
نویدِ رستگاری لے کے محمود آ گئے قدسی گنہگاروں کے......

5- ۲۰۰۷ کا آخری (کونسل کا اے واں) ماہانہ حمدیہ ونعتیہ مشاعرہ ۶۔ دسمبر ۲۰۰۷ کو علیم ناصری (وفات: ۳۱ دسمبر ۲۰۰۵) کے درج ذیل مصرع پر ہوا۔

ع ''میرے نبی کا تذکرہ، میرے حضور ﷺ ہی کی بات''

قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا) صاحبِ صدارت اور محمد یونس حسرت امرتسری مہمانِ خصوصی تھے۔ صاحبِ صدارت نے تلاوتِ قرآنِ کریم کا اعزاز حاصل کیا، راجا رشید محمود نے نظامت کی۔

دورِ حمد میں رفیع الدین ذکی قریشی، محمد ابراہیم عاجز قادری، ضیا نیر اور راجا رشید محمود نے شرکت کی۔

محمد بشیر رزمی، رفیع الدین ذکی قریشی، تنویر پھول (نیویارک)، محمد ابراہیم عاجز قادری، بشیر رحمانی، حافظ محمد صادق، محمد لطیف، ضیا نیر، ریاض احمد قادری (فیصل آباد) اور راجا رشید محمود کی ۱۵ نعتیں غیر مردف تھیں۔

''ہی، روشنی، نبی'' قوافی اور ''کی بات'' ردیف میں پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد) اور راجا رشید محمود نے نعتیں کہی تھیں۔

''حضور ﷺ، نور، شعور'' قوافی اور ''ہی کی بات'' ردیف میں محمد یونس حسرت امرتسری اور راجا رشید محمود کی نعتیں سامنے آئیں۔

تنویر پھول اور راجا رشید محمود کی ایک ایک نعت ''خدا، انبیاء، برملا'' ردیف اور ''میرے حضور ﷺ ہی کی بات'' ردیف میں بھی تھی۔

تنویر پھول کی ایک نعت گرہ بند تھی۔

قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا) نے مصرع یہ سمجھا ''مرے نبی کا تذکرہ، مرے حضور ﷺ ہی کی بات'' اور اسی بحر میں نعت کہی۔

مصرع طرح پر یوں گرہیں لگائی گئیں:

علیم ناصری: عالمِ عرش و فرش میں، عالمِ آب و خاک میں
میرے نبی کا تذکرہ، میرے حضور ﷺ ہی کی بات

ریاض احمد قادری: بات شعور و فکر کی، دانش و آگہی کی بات
میرے نبی......

محمد یونس حسرت: وردِ زباں سبھی کے تھا شہرِ نبی ﷺ میں چار سو
میرے نبی......

حافظ محمد صادق: وجہِ فلاح و فوز ہے اور ہے باعثِ نجات
میرے نبی......

ذکی قریشی: وردِ زباں سدا رہے یا رب! وہ دن ہو یا کہ رات
میرے نبی......
کرتا ہے اور جو کرے، پائے گا حشر میں نجات
میرے نبی......

جس کی زباں پہ ہو سدا، پائے گا غم سے وہ نجات
میرے نبی......
محشر کا اس کو غم نہیں جس کے ہو دل میں جاگزیں
میرے نبی......
جنت میں وہ بھی جائے گا، ہونٹوں پہ جس کے ہو سدا
میرے نبی......
قسمت میں اس کی ہے جناں، نس نس میں جس کی ہو رواں
میرے نبی......

پھول: شامل ہے وہ درود میں، کرتی ہے خود خدا کی ذات
میرے نبی......
لوح و قلم ہو، عرش ہو، قدسی ہوں یا کہ انس و جاں
میرے نبی......
عرشِ بریں ہو، فرش ہو، صحرا ہو یا کہ گلستاں
میرے نبی......
رنج و الم میں بے گماں دل کو مرے سکون دے
میرے نبی......
دُنیا کو امن چاہیے، لازم ہے دل سے وہ کرے
میرے نبی......
پژمردہ پھول جب ہوا، شاداب اس کو کر گیا
میرے نبی......

ابراہیم عاجز: تجھ سے ہے عرض یا خدا، ہونٹوں پہ ہو یہی سدا
میرے نبی......
ہر اک جہاں میں رات دن ہوتا ہے رب کے حکم سے
میرے نبی......
دُنیا و آخرت ہے کیا، جنت میں بھی ہو گا سدا
میرے نبی......
وقتِ اجل ہے التجا، کیجئے گا میرے روبرو
میرے نبی......
کرنا ہمیشہ دوستو، جب بھی تم آؤ میرے پاس
میرے نبی......
جاری ہے یہ ازل سے اور جاری رہے گا تا ابد
میرے نبی......
عاجز خدا کے روبرو، سارے کریں گے حشر میں
میرے نبی......

رشید محمود: میرے نبی...... سوچو تو ہے حقیقتاً ربِ غفور ہی کی بات
دیکھ لو آیتیں سبھی، بین السطور سب کے ہے
میرے نبی......
رب کو جو ہے بہت پسند، یوں ہے بفضلہٖ بلند
میرے نبی......
کرتے ہیں جانور، بشر، جن، ملک، شجر، حجر
میرے نبی......
ہو گی مجھے بڑی خوشی، کر کے بروزِ حشر بھی
میرے نبی......

تفرقات:

۲۲ جولائی (۶ رجب ۱۳۲۸ھ) کو تسنیم الدین احمد کے ہاں مصطفیٰ آباد میں حضرت خواجہ غریب نواز الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمہ کے عرس کی تقریب میں مدیرِ نعت نے گفتگو بھی کی اور حمد و نعت و منقبت

بھی سنائی۔

2- ۲۴ جولائی کو ریڈیو پاکستان لاہور کی پندرہ روزہ محفلِ میلاد کی ریکارڈنگ ہوئی۔ قاری مشتاق احمد نے تلاوت کی' الطاف الرحمٰن پاشا' حافظ مرغوب ہمدانی' شہزاد تاگی اور میاں غلام محمد نے نعتیں پڑھیں۔ مدیر نعت نے ''حضور ﷺ محسنِ انسانیت'' کے موضوع پر تقریر کی۔

3- ۲۷ جولائی کو ماہنامہ ''نعت'' کے دفتر میں بارھویں کا حلقۂ درود پاک برپا ہوا' جس میں میاں محبوب الٰہی انجینئر' ڈاکٹر محمد عاشق مدنی اور راجا رشید محمود نے گفتگو کی۔ رفیع الدین ذکی قریشی اور مدیر نعت نے نعتیہ کلام سنایا۔

4- ۳۰ جولائی (پیر) کو مدیر نعت زیارتِ حرمین شریفین کی نیت سے سعودیہ ایئرلائن کے ذریعے جدہ چلے گئے۔ عمرے کے بعد وہ عازمِ طیبہ ہوئے اور ۲۷۔ اگست (پیر) کو مدینہ طیبہ سے براستہ ریاض SV 734 کے ذریعے واپس لاہور پہنچے۔

5- مدینۂ منورہ میں انھوں نے چودھری محمد اسلم گجر' اظہر حسین طارق' عبدالمجید خاں' اصغر سلطانی' محمد نواز مدنی' محمد اشفاق بھٹی' محمد نواز کہربائی' چودھری ثناء اللہ' محمد اعظم' محمد انور' حافظ محمد شفیق' مولوی محمد ارشد اور محمد اشرف کے ہاں دعوتیں کھائیں۔

6- مدینۂ طیبہ کی مختلف محفلوں میں راجا رشید محمود نے معراج النبی ﷺ' درود و سلام کی اہمیت' صحابۂ کرام اور اولیاء عظام کے مقام اور سیرت نگاروں کی بے احتیاطیوں کے موضوعات پر تقریریں کیں۔

7- شہرِ حضور ﷺ کی فضا میں راجا صاحب کی جو نعتیں مرتسم ہوئیں ان کے مطلعے یہ ہیں:

جدھر جھکا ہے میرا سر مدینۃ الرسول ہے
مرے حضور ﷺ کا نگر مدینۃ الرسول ہے

بُلاوا طیبہ کا' دُنیا سے ہے جدا اعزاز
مرے لیے ہے یہ واللہ! اک بڑا اعزاز

مدینہ طیبہ طابہ امینِ جانِ رحمت ہے
اسی خاطر مرے خامے پہ اس خطے کی مدحت ہے

ظاہر ہوئی غفور کی وحدت حضور ﷺ سے
ہے فتح بابِ رازِ حقیقت حضور ﷺ سے

مانگو جو تم سیاحتِ جنت حضور ﷺ سے
مل جائے گی ریاستِ جنت حضور ﷺ سے

یہ ہے اعجاز ''او ادنیٰ'' کی قربت کا' وساطت کا
''شبِ معراج پردہ اُٹھ گیا روئے حقیقت کا''

رہوں کیوں منتظر ہر پل نہ میں صبحِ قیامت کا
نظارہ دیدنی جب ہو گا خورشیدِ قیامت کا

جذب میں ڈوب کے جو لوگ صدا دیتے ہیں
ان کو کیا کیا نہ شہِ ارض و سما دیتے ہیں

''شہرِ سرکار ﷺ سے واپسی'' کے موضوع پر چار قطعات کے علاوہ ایک نشست میں انھوں نے یہ حمد

[...]ی پڑھی:

[...] ثنائے رب میں جونہی نکتہ بیں کھلے
قصرِ کرم کے ان کے لیے در وہیں کھلے

ان کی یہ پنجابی نعت ان سے ہر بار ضرور سُنی جاتی ہے:

[...]م آقا دا رب ای جاندا' سانوں پتا کیہ اے
تے فر تعریف کر سکاں' مری محمود جا کیہ اے

[...] ۱۸ ستمبر کو ریڈیو پاکستان کی پندرہ روزہ محفلِ میلاد کی ریکارڈنگ ہوئی۔ قاری مشتاق احمد طیبی نے [...]وت کی۔ محمد ارشد قادری' عبدالرحمٰن نظامی' نور حسین نقشبندی اور عبدالوحید چشتی نے نعت خوانی کی۔ مدیر [...]ت نے اسوۂ حسنہ کے سلسلے میں ضعیفوں کے ساتھ حسنِ سلوک کے موضوع پر گفتگو کی۔ پروڈیوسر حافظ حفظ [...]الرحمٰن اور احمد رضا چیمہ تھے اور میزبان ضمیر فاطمی۔

9- ۲۴ ستمبر (۱۱ رمضان المبارک) کو شہباز بیگ کے ہاں' فرینڈز کالونی' سمن آباد میں افطاری کے بعد [...]ہانہ حلقۂ درود پاک قائم ہوا جس میں راجا صاحب نے گفتگو بھی کی اور نعتیں بھی سنائیں۔

10- ۲۵ ستمبر کو روزنامہ ''پاکستان'' کے زیرِ اہتمام پاکستان فورم میں ایک نعتیہ مشاعرہ ہوا جس میں راجا رشید [...]مود بھی شامل تھے۔ ۲۸ ستمبر کے اخبار میں اس کی تفصیلی رپورٹنگ ہوئی۔

11- ۲۸ ستمبر (جمعہ) کو مصطفیٰ ٹاؤن میں راشد خان کے دفتر میں افطار کا اہتمام تھا جس کے بعد مدیر نعت نے ''حضور ﷺ کی معاشی زندگی'' کے موضوع پر تقریر کی۔

12- ۳۰ ستمبر کو انجمن تحریکِ تکمیلِ اسلام کے زیرِ اہتمام بابا فرید روڈ پر راجا صاحب نے سورہ یوسف کے [...]ویں رکوع کا درس دیا۔ درسِ قرآن کے بعد ڈاکٹر سید الیاس علی عباسی نے اختتامی تائیدی گفتگو کی۔

13- ۲۹ رمضان مدیر نعت کے والد گرامی راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ ابطالِ باطل/مصنف ''امتیازِ حق'') کا یومِ [...]صال تھا۔ اس حوالے سے ۱۲۔ اکتوبر کو ماہنامہ ''نعت'' کے دفتر میں ایصالِ ثواب کی ایک مختصر تقریب ہوئی۔

14- ۲۴۔ اکتوبر کو ماہانہ حلقۂ درود پاک فرینڈز کالونی میں عبدالخالق کے ہاں قائم ہوا۔ حافظ سید فیضان رشید نے تلاوت کی۔ رفیع الدین ذکی قریشی نے نعت شریف پڑھی۔ مدیر نعت سے ایک حمد' اردو اور پنجابی کی [...]ئی نعتیں اور سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی منقبت سنی گئی۔

15- ۳ نومبر کو ریڈیو پاکستان کے پروگرام ''صراطِ مستقیم'' کے لیے راجا صاحب کی حضرت حسان بن ثابت [...]ضی اللہ عنہ کے بارے میں تقریر ریکارڈ کی گئی جو ۴ نومبر کو نشر ہوئی۔ پروڈیوسر احمد رضا چیمہ تھے۔

16- یومِ ولادتِ اقبال پر مدیر نعت اپنے صاحبزادے اظہر محمود اور محمد اشفاق بھٹی مدنی کے ہمراہ بورے والا [...]گئے۔ وہاں دوپہر کا کھانا محمد اسلم گجر ایڈووکیٹ کے ہاں کھایا۔

17- ۱۱ نومبر مجلسِ اُردو کی عید ملن پارٹی چوپال میں ہوئی۔ مدیرِ نعت نے بھی شرکت کی۔

18- ۲۰ نومبر (ہفتہ) کو لاہور میں کل پاکستان ردیفی نعتیہ مشاعرہ دبستانِ وارثیہ کراچی اور خاندانِ اوراک لاہور کے اشتراک سے الحمرا میں ہوا۔ صدارت شہزاد احمد کی تھی۔ وہ اپنی کسی مصروفیت کے سبب چلے گئے صدارت راجا رشید محمود کو سونپ دی گئی۔ اس مشاعرے کے لیے ردیف "اور" تھی۔ قمر وارثی (کراچی) صدف چنگیزی (کوئٹہ)، عارف منصور (کراچی)، شیر افگن جوہر (ملتان)، پروفیسر عزیز جبران انصاری (کراچی)، شوکت قادری (کراچی) اور منیر سیفی (لاہور) مہمانانِ خصوصی تھے۔

صاحبانِ صدارت اور مہمانانِ محترم کے علاوہ شبیر موج (جیکب آباد)، مشتاق کھوکر (ملتان)، صادق صبا (کوئٹہ)، کامران قمر (کوئٹہ) اور لیاقت عاجز، نیز رفیع الدین ذکی قریشی، شہزاد مجددی، باقی احمد پوری، عزیز کامل، عاصم خواجہ، سالار مسعودی، بشیر رحمانی، خلش بجنوری، صادق جمیل، واجد امیر، سلطان محمود، جاوید قاسم، سلطان کھاروی، ضیا نیر، سعید قریشی، محمد اسلم پیا (کامونکی)، شاہد قادری (کامونکی)، جاوید رشید، اقبال کیفی، منصور اعظم کمال، شاہد رضا، طفیل اعظمی، انور بیگ، فاطمہ غزل اور دوسرے شعرا نے "اور" ردیف میں کہی گئی اپنی نعتیں پڑھیں۔

دبستانِ وارثیہ کے زیرِ اہتمام یہ ردیفی مشاعرے ۱۹۹۴ میں شروع ہوئے۔ ہر سال دبستان کے کرتا دھرتا قمر وارثی ان مشاعروں میں پڑھی گئی نعتوں کا انتخاب کتابی صورت میں چھاپ دیتے ہیں۔ ۲۰۰۶ کے انتخاب "کیف آفریں تابانیاں" کا مقدمہ مدیرِ نعت سے لکھوایا گیا۔ ۷ صفحات کا یہ مقدمہ "محبت کی نئی طرح کا قبولِ عام" کے عنوان سے شاملِ کتاب ہے۔ کتاب میں کراچی، سکھر، جیکب آباد، ملتان، کوئٹہ، لاہور اور جہ... میں ۲۰۰۶ میں ہونے والے ردیفی مشاعروں کا انتخاب ہے۔ لاہور میں یہ ردیفی مشاعرہ ۲۰۰۴ میں شروع ہوا تھا۔ اس مشاعرے کی صدارت مدیرِ نعت نے کی تھی۔ ستمبر ۲۰۰۶ میں "دلیل" ردیف کے جدہ کے مشاعرے میں مدیرِ نعت مہمانِ خصوصی تھے۔

19- ایوانِ درود و سلام کے زیرِ اہتمام ۲۲ نومبر کو بارھویں کے ماہانہ حلقۂ درودِ پاک کا اہتمام غازی علم الدین شہیدؒ کے مزارِ پاک پر کیا گیا۔ سید فیضان رشید نے تلاوت کی۔ رفیع الدین ذکی قریشی نے نعت پڑھی۔ راجا صاحب نے تحفظِ ناموسِ رسالت اور غازی علم الدینؒ کے کارنامے پر گفتگو کی۔

20- ۲۳ نومبر کو محمد اشفاق بھٹی مدنی کی خانہ آبادی کی تقریب میں مدیرِ نعت اپنے دونوں بیٹوں (اظہر محمود، اختر محمود) کے ساتھ شامل ہوئے۔

21- ۲۹ نومبر کو ریڈیو پاکستان کے پروگرام "صراطِ مستقیم" کے لیے "اقوال کریمانہ: دھوکا دہی غضبِ الٰہی کو

دعوت دیتی ہے" کے موضوع پر راجا صاحب کی تقریر ریکارڈ کی گئی۔ پروڈیوسر احمد رضا چیمہ تھے۔

22- ۱۹ دسمبر کو تحریکِ تعمیلِ اسلام کے پلیٹ فارم سے بابا فرید روڈ پر راجا صاحب نے سورہ ابراہیم کے پہلے رکوع پر درس دیا۔

23- ۱۹ دسمبر کو مجلسِ اُردو کے ماہانہ ادبی پروگرام کی شعری نشست میں پروفیسر جعفر بلوچ، ارشد فارانی، پروفیسر عباس مرزا، سالار مسعودی، بشیر باوا، اقبال دیوانہ، پروفیسر عاشق رحیل، رفیع الدین ذکی قریشی، محمد اسلام شاہ، ہمایوں پرویز شاہد، عزیز کامل، مطلوب احمد مطلوب نے غزلیں اور نعتیں اور راجا رشید محمود نے حمد پڑھی۔

24- ۲۲ دسمبر ۲۰۰۷ کو ایوانِ درود و سلام کے زیرِ اہتمام ۱۹۸۹ سے جاری ماہانہ حلقۂ درودِ پاک کا اہتمام سید ہمایوں رشید کے ہاں تھا۔ ذکی قریشی اور راجا رشید محمود نے نعتیں پڑھیں۔ حلقے میں سب سے پہلے حاضرینِ کرام خاموشی سے درودِ پاک پڑھتے ہیں۔ اس حلقے کے بانی مدیرِ نعت ہیں۔

25- ۱۹ ذی الحجہ کو راجا صاحب کی بیگم واصل بحق ہوئی تھیں، اس حوالے سے ۳۰۔ دسمبر ۲۰۰۷ کو ایصالِ ثواب کی محفل کا اہتمام کیا گیا۔

26- ۱۳۔ جنوری ۲۰۰۷ کو گلشنِ ادب کے زیرِ اہتمام نعتیہ اور منقبتیہ مشاعرہ سنت نگر، لاہور میں ہوا۔ صدارت راجا رشید محمود کی تھی۔ شہزاد مجددی، اقبال زخمی اور اشرف گل مہمانانِ خصوصی تھے۔ واجد امیر اور اقبال راہی نے نظامت کی۔ صدر، مہمانِ خصوصی اور ناظمین کے علاوہ پروفیسر عباس مرزا، بشیر باوا، ذکی قریشی، پروفیسر ارشد اقبال ارشد، پروفیسر مسعود چودھری، پروفیسر رمضان شاکر، شہزاد بخاری، ہمایوں پرویز شاہد، عدل لاہوری، امتیاز عالم سیاہ پوش اور دوسرے شعرا نے کلام سُنایا۔

27- مجلسِ اُردو کا ماہانہ مشاعرہ عباس مرزا کی صدارت میں ۱۳۔ جنوری کو ہوا۔ مدیرِ نعت، امین خیال، بشیر متین فطرت، بشیر باوا، جعفر بلوچ، ذکی قریشی، صدیق حلی، ظہیر احمد ظہیر، حماد نیازی اور خالد شفیق (میزبان) نے نعت، سلام اور غزل و نظم پر مبنی کلام پڑھا۔

28- ۱۵ جنوری کو ریڈیو پاکستان کے پروگرام "صراطِ مستقیم" میں راجا صاحب نے "حسنِ معاشرت: طبقاتی تقسیم کے مضمرات" کے موضوع پر تقریر ریکارڈ کرائی۔ حافظ حفظ الرحمٰن پروڈیوسر تھے۔

29- ۱۵ جنوری کو روزنامہ "پاکستان" لاہور کے دفتر میں پروفیسر مشکور حسین یاد کی صدارت میں مسالمہ ہوا۔ ناصر زیدی مہمانِ خصوصی تھے۔ ڈاکٹر خورشید رضوی، خالد شفیق، جعفر بلوچ، حسن عسکری کاظمی، منیر سیفی، اختر حسین شیخ، راجا رشید محمود، ڈاکٹر کنول فیروز، اسلم کولسری، نزدوش ترابی، نجیب احمد، اعزاز احمد آذر، باقی احمد پوری، محمد اکرم سعید، قائم نقوی، حسین مجروح، حسین شاد، سیف اللہ خالد، ظفر الحق چشتی، خلش بجنوری، منفعت عباس

رضوی، عباس تابش، علی رضا، عباس مرزا، اعجاز فیروز اعجاز، عمران نقوی اور دیگر شعرا نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان میں منظوم کلام پیش کیا۔ ۱۸ جنوری کے روزنامہ "پاکستان" میں تفصیلی روداد شائع ہوئی۔

30- ۹ محرم الحرام (۱۹ جنوری) کو پرانی منڈی پتوکی (متصل امام بارگاہ) کے جلسۂ عام میں مدیرِ نعت کا خطاب ہوا۔ ڈاکٹر غلام محمد ترنم نے نعت و منقبت بھی پڑھی اور نظامت بھی کی۔

31- جی سی یونیورسٹی لاہور کے شعبۂ اُردو کے ریسرچ سکالر نصیر احمد نے "راجا رشید محمود کی ادبی خدمات" کے موضوع پر ایم فل کا مقالہ لکھا۔ ۲۵ جنوری کو شعبۂ علومِ اسلامیہ و عربی کے چیئرمین ڈاکٹر محمد سلطان شاہ نے اس سلسلے میں ایک تقریبِ مسرت کا اہتمام کیا جس میں پروفیسر خان محمد چاولہ، ڈاکٹر امتیاز احمد، ڈاکٹر اقبال ثاقب، ڈاکٹر حافظ محمد نعیم اور دوسرے اساتذہ نے شرکت کی۔ مقالے کے گائیڈ ڈاکٹر محمد ہارون قادر، صاحبِ موضوع راجا رشید محمود اور مقالہ نگار نصیر احمد بطور خاص شریکِ تقریب تھے۔

32- ۳۱ جنوری ۲۰۰۸ کو دی یونیورسٹی آف فیصل آباد کے سلیم آڈیٹوریم میں "مناقبِ امام حسین رضی اللہ عنہ" کے سلسلے میں ایک مشاعرہ ہوا جس میں راجا رشید محمود، علامہ نادر جاجوی، پروفیسر افضال احمد انور، افضل خاکسار، شہزاد مجددی، زاہد فخری، خالد محمود نقشبندی، خرم خلیق، خلیق انجم اور دوسرے شعرا نے شرکت کی۔

33- ادبی تنظیم "ادراک" کے زیر اہتمام سالانہ محفلِ مسالمہ ۵ فروری کو چوپال لاہور میں ہوا۔ صاحبِ صدارت منیر سیفی تھے۔ راجا رشید محمود، ڈاکٹر شبیہ الحسن اور سلیم طاہر مہمانانِ خصوصی اور واجد امیر واجد ناظمِ مشاعرہ تھے۔ عبدالحکیم وفا، باقی احمد پوری، نیاز صوفی، رضا عباس رضا، جاوید قاسم، سلطان محمود، سعید قریشی، افضال انجم، طفیل اعظمی، سلطان کھاروی، وحید انصاری اور دوسرے شعرا نے منقبتیں پڑھیں۔

34- مجلسِ اُردو کے ماہانہ مشاعرہ منعقدہ ۱۰ فروری کی صدارت محمد یونس حسرت امرتسری نے کی۔ راجا رشید محمود، ذکی قریشی، موسیٰ نظامی کلیم، عزیز کامل، عباس مرزا، جعفر بلوچ، سالار مسعودی، اقبال دیوانہ، خالد شفیق، مطلوب احمد مطلوب، ہمایوں پرویز شاہد اور حماد نیازی نے کلام سنایا۔

35- ۱۲ فروری ۲۰۰۸ کو ریڈیو پاکستان کے پروگرام "صراطِ مستقیم" میں مدیرِ نعت نے "صفائی اور پاکیزگی پسندیدہ عمل ہے: احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں" کے موضوع پر تقریر ریکارڈ کرائی۔ حافظ حفظ الرحمٰن پروڈیوسر تھے۔

☆☆☆☆☆

Monthly
"NAAT"
Lahore
LRL 157

قبلہ کرے گا پشت پناہی کا حق ادا
پیشِ مواجہہ تو کھڑا ہو تو ادب سے ہو

راجا رشید محمود